صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 20 مارچ 2019ء بمطابق 12 رجب المرجب 1440 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبتُم أَنَّمَا خَلَقنٰکُم عَبَثًا وَأَنَّکُم إِلَینَا لَا تُرجَعُونَO فَتَعٰلَی اللّٰہُ المَلِکُ الحَقُّ لَآ إِلٰہَ إِلَّا هُوَ رَبُّ العَرشِ الکَرِیمِOوَمَن یَدعُ مَعَ اللّٰہِ إِلٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرهٰنَ لَهُ بِهٖ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهٖ إِنَّهُ لَا یُفلِحُ الکٰفِرُونَOوَقُل رَّبِّ اغفِر وَارحَم وَأَنتَ خَیرُ الرّٰحِمِینَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔
وآخرُ الدعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

Mr. Speaker: First of all, I welcome a delegation from United Kingdom, who came here for the business and trade. I welcome them, they are witnessing Assembly session today.

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Mr. Zafar Azam, MPA, for two days; Mr. Mohibullah Khan, Minister for Agriculture, for sixteen days; Mr. Fazl e Hakeem Khan, MPA, one day; Mr. Abdul Salam, MPA, one day; Mr. Liaqat Khattak, MPA one day; Ms. Momina Basit, MPA one day; Mr. Arshad Ayub Khan, MPA, one day; Syed Ahmad Hussain Shah, MPA one day; Pir Musawar Khan, MPA one day; Aqibullah Khan, MPA one day; Jamshed Khan Mohmand, MPA one day; Faisal Amin Gandapur, MPA one day; Riaz Khan, MPA one day; Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA one day; Abdul Karim Khan, Special Assistant, one day; Shakeel Bashir Khan Umarzai, one day. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Akram Khan Durrani Sahib, honourable Leader of the Opposition.

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): آپ کا شکریہ، محترم سپیکر صاحب۔ یہاں پر ہمارے اسمبلی کے ملازمین ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ بیچارے یہاں پر دن رات کام کرتے ہیں، ایک تو وہ صبح سے دو بجے تک کام کرتے ہیں اور پھر جب ہم دوبارہ اجلاس شروع کرتے ہیں اور پھر کبھی رات تک اس کو چلاتے ہیں تو کبھی بھی انہوں نے اس پر اتنا بھی نہیں کہا کہ ہم سیکنڈ شفٹ نہیں کر سکتے۔ ابھی یہ ہے کہ ان کے جو جائز مسئلے ہیں، ابھی جس نکتے پر میں اٹھا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں پر مشتاق خان ہمارا پروٹوکول آفیسر ہے، آپ کے زیر سایہ کام کر رہا ہے، وہ میرے ساتھ ڈیوٹی کر رہا ہے، اس کو جو گھر الاٹ ہوا تھا اس میں وہ بہت عرصہ سے رہ رہا ہے، یہ آدمی سنیارٹی پر بھی فٹ ہے اور یہ آدمی اس میں بھی نہیں آتا جو کہ کمیٹی کی کچھ رپورٹ تھی کہ یہ غلط بیٹھا ہے اور یہ ٹھیک ہے، یہ سپریم کورٹ کے Decision میں بھی نہیں آتا جو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے، میں نے خود اس معاملے پر چیف سیکرٹری کو بھی فون کیا، میں نے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو بھی بتایا ہے، ابھی چونکہ پولیس والے طاقتور ہوتے ہیں، میرے خیال میں ان کے

پاس اسلحہ بھی ہوتا ہے، ڈنڈا بھی ہوتا ہے اور یہ باقی جو ہمارے بیچارے ملازمین ہیں ان کے پاس نہ کوئی ڈنڈا ہے نہ ہتھیار ہیں، ابھی اس کے باوجود، مشتاق کو کل کیلئے کہا ہے کہ آپ اپنا سامان نکالیں ورنہ ہم آپ کا سامان باہر رکھ دیں گے۔ تو میرے خیال میں اس اسمبلی کا اپنا بھی ایک مقام ہے، وقار بھی ہے، تھوڑا سا لحاظ بھی ہے، تو اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور سیکرٹری کو ابھی ابھی بلالیں اور اس کو کہہ دیں کہ یہ پورا کیس بھی ادھر لے آئیں اور اگر اس طرح وہ ہمارے ملازمین کو یہاں پر میرے خیال میں تکلیف دے رہے ہیں اور آپ بھی بیٹھے ہیں، ہم بھی بیٹھے ہیں تو یہ میرے خیال میں نامناسب بات ہے۔ تو پلیز اس پر آپ نے تھوڑا سا ایکشن لینا ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ یہ ریکارڈ لیکر اسمبلی آجائیں، ہم اس ریکارڈ کو چیک کرتے ہیں کہ یہ کیا ایشو ہے؟ ان کو اطلاع دے دیں۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا اسمبلی پاکستان میں واحد اسمبلی ہے جو کہ روایات، تہذیب اور ایک دوسرے کے ساتھ ریلیشن میں ایک دوسرے کا احترام کرتی ہے اور جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی مشکور ہوں کہ جب ہماری دہائی باہر کوئی نہیں سنتا تو یہاں سے ہم لوگ اگر آپ کے توسط سے بات کرتے ہیں تو وہ سنی جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ایک فیڈرل منسٹر نے ہمارے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کے بارے میں بہت نازیبا باتیں کی ہیں ٹویٹ پر، پھر آخر کار وہ دھمکی پر آگیا اور اس نے کہا ہے کہ بچہ ہے، بچہ سیاست میں تھوڑا کھیلے ورنہ مارا جائے گا، جناب سپیکر صاحب! میں یہاں ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ میں اس فیڈرل منسٹر، جو کہ آپ کی پارٹی سے تو نہیں ہے لیکن آپ کا اتحادی ہے، شیخ رشید صاحب، میں یہاں سے یہ بات اس کو پہنچا دینا چاہتی ہوں کہ جو گندی زبان اور جو بدتہذیبی والی زبان اس نے استعمال کی ہے، اگر اس نے دوبارہ ہمارے چیئرمین صاحب کے بارے میں یا پاکستان پیپلز پارٹی کے High-ups کے بارے میں کوئی بھی بات کی تو خدا کی قسم باقی جیالے اور جیالیاں تو چھوڑ دیں ایک نگہت اورکزئی اس کی زبان کھینچنے کیلئے کافی ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! آج بہت پرامن طریقے سے نیب کے سامنے زرداری صاحب اور بلاول بھٹو صاحب پیش ہوئے کیونکہ یہ ہماری پیپلز پارٹی کا وطیرہ ہے، چاہے وہ بھٹو کا قتل ہو، چاہے وہ بینظیر کی شہادت ہو، چاہے جو بھی ہو، انہوں نے پرامن احتجاج کیا، یہاں پر تمام صوبوں سے لوگ آئے ہوئے تھے، وہ سامنے کھڑے تھے لیکن آپ دیکھیں کہ ہمارے نوجوانوں کو، خواتین کو، بچوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! ہم

اسلام آباد پولیس کے اس اقدام کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ان کو بتادینا چاہتے ہیں کہ جیالوں کا ریلا آپ پر آگیا اور ہم نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا تو پھر یہ اسلام آباد کی پولیس تو کیا پورے پاکستان کی پولیس ہمارا راستہ نہیں روک سکے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میرا ایک کال اٹنشن نوٹس تھا، آپ اگر اجازت دیں گے تو اس کو میں بعد میں پیش کروں گا۔ اس وقت میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک دوسرے ایشو پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! کل میں ٹویٹر پر دیکھ رہا تھا، مجھے علی محمد خان صاحب نے ایک ٹویٹ پر Reply کیا ہوا تھا اور ٹویٹ جو ہے وہ ایک مشہور صحافی ہے اور Social Media Activist ہے حارث خان انہوں نے یہ کیا ہوا تھا، جو یہاں Careem کے نام سے ٹیکسی کا جو سسٹم چلتا ہے، Chain ہے، اس نے شادی کے حوالے سے کوئی بات کی ہوئی تھی اور اس سے پہلے جب یہ بات میں نے دیکھی تو میرے ذہن کے اندر یہ خیال آرہا تھا کہ میں اس پر اسمبلی کے اندر بات کروں گا لیکن اس سے پہلے کل میری نظر سے یہ بھی گزرا، اتوار سے ایک روز پہلے میں 'دی نیوز' اخبار پڑھ رہا تھا تو اس میں ایک مشہور کالم نویس ہے، وکیل بھی ہے، بابر ستار صاحب، اس نے بھی انگریزی اخبار کے اندر ایک کالم لکھا تھا اور اس نے اس میں یہ لکھا ہے کہ یہ جو شرم و حیا ہے، Respect ہے، یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ Social contract ہیں اور پھر دو تین روز پہلے 'ڈان اخبار' کے اندر 'The rising movement' کے نام سے ایک خاتون نے کالم لکھا ہے، اس نے لکھا ہے کہ یہ 8 مارچ کو مردان، اسلام آباد، لاہور اور کراچی کے اندر خواتین مارچ ہوا ہے اور اس پر جو Response سوشل میڈیا کے اوپر آیا ہے، ہم اس پر خوش ہیں اور یہ Rising movement ہے، جو Women Feminist Movement ہے، اب اس کی بات جو ہے وہ سنی جارہی ہے اور ہمیں کوئی Resists نہیں کررہا ہے، جناب سپیکر صاحب! جس ملک کے اندر ہم رہ رہے ہیں، یہ ملک جو ہے اسلامی ملک ہے، Constituently یہ پاکستان اسلامی ملک ہے، اس کے آئین کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہاں قوانین قرآن و سنت کے مطابق بنائے جائیں گے اور اگر کوئی قانون قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہوگا تو وہ Null and void ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب! آئین پاکستان کا

آرٹیکل 31 یہ کہتا ہے کہ ریاست Enabling environment create کرے گی کہ لوگ Collectively اور Individually اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق اس پر عملدر آمد کر سکیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر ریاست کے اندر لوگ اٹھ کر Marriage کے Institution کو چیلنج کریں گے کہ سب سے بڑا مسئلہ جو ہے یہ شادی میں ہے، اس کو Dissolve کریں، جو ویمن مارچ کے اندر یہ بات ہوئی ہے کہ بغیر نکاح کے (مداخلت) ہاں یہ بات ہوئی ہے کہ اس Institution کو Dissolve کریں اور اگر اس کے اندر ایسے Slogans آتے ہیں کہ جو ہمارے Fundamental values, logs، ہمارے Norms کو، Established norms کو ہمارے Religion کو چیلنج کرتے ہیں اور اس پر اس اسمبلی کے اندر بھی بات نہیں ہوتی ہے، حکومت کے اندر بھی بات نہیں ہوتی، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے، یعنی اگر آپ میرے شرم و حیا کو اخبار کے اندر کالم لکھ کر اور Respect کو اور جو میری Permanent values ہیں، جو میں سمجھتا ہوں کہ Revealed ہیں، جو میں سمجھتا ہوں کہ ودیت کی گئی ہیں انسان کی فطرت کے اندر، دیکھیں Social contract یہ ہوتا ہے کہ یہ چیزیں انسان نے بنائی ہوئی ہیں، یہ تو وہی فلاسفی ہو گئی کہ ہمارے Religion کو وہ Myth کہتے ہیں کہ یہ ایک Myth ہے جو انسان نے اپنی ضرورت کیلئے بنایا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے Religion کے اوپر حملہ ہے، Constitution of Pakistan کے اوپر حملہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو Across the board یہاں پر جو بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ٹریژری بینچز کے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپوزیشن کے بھی، میرا پکا یقین ہے کہ یہاں ہر ایک مسلمان ہے، اسلام کے اوپر ان کا عقیدہ اور ایمان ہے اور میں اپنی بات کو Conclude کروں گا لیکن میں ایک سروے کا حوالہ دینا چاہتا ہوں، چند سال پہلے پاکستان کے اندر سروے ہوا تھا اور پوچھا گیا کہ کیا آپ پاکستان میں اسلام چاہتے ہیں، اسلامی نظام چاہتے ہیں؟ آپ حیران ہوں گے کہ 98 پرسنٹ لوگوں نے کہا کہ ہاں ہم چاہتے ہیں، اس میں دو فیصد لوگوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں چاہتے ہیں، انہوں نے انکار کر دیا، 98 پرسنٹ میں سے 78 پرسنٹ وہ لوگ تھے جنہوں نے کہا ہم Lose type کا اسلام چاہتے ہیں، ایک ڈھیلا ڈھالا اسلام چاہتے ہیں اور کوئی بیس فیصد لوگوں نے کہا کہ ٹائٹ اسلام چاہتے ہیں۔ دیکھیں، اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں اور درانی صاحب اس Sect سے Belong کرتے ہیں کہ ہم وہ In original form of Islam کو چاہتے ہیں لیکن یہ 78 پرسنٹ میں تو آپ سب لوگ شامل ہیں کہ آپ سب اسلام چاہتے ہیں، آپ ایک

Relax، ایک Tolerant Islam چاہتے ہیں لیکن یہ دو فیصد لوگ جو ہیں، یہ ہماری سوسائٹی کو ہائی جیک کرنا چاہتے ہیں، یہ این جی اوز والے ہماری سوسائٹی کو ہائی جیک کرنا چاہتے ہیں۔ (تالیاں) یہ میری ان بہنوں کی عزت کے پیچھے لگے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہماری اس ڈیبیٹ کے بعد یہاں سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن جانی چاہیے کہ اس قسم کے مارچ کے اوپر پابندی لگا دی جائے اور جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ان کی آرگنائزیشن کے اوپر بھی پابندی لگائی جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں سر۔

جناب سپیکر: فیصل زیب صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، اس کے بعد فیصل زیب، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! عنایت اللہ خان نے جس نکتے پر بات کی ہے، اس پر ہم نے آپس میں مشاورت کی اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس پاک سرزمین پر ایسی باتیں سامنے آرہی ہیں کہ نہ وہ ہمارے پشتو رسم ورواج کے ساتھ ہیں اور نہ ہمارے اسلام میں ہیں۔ ایک دفعہ یہاں پر پشاور میں بات نکلی اور میرے پاس علماء آگئے کہ حیات آباد میں خواتین سائیکل ریس پر نکلیں گی تو مجھے بھی عجیب سا لگا، میں نے ایڈمنسٹریشن سے رابطہ کیا تو واقعی وہ سائیکل ریس تھی اور خواتین تیار تھیں، کچھ این جی اوز کی خواتین تھیں کہ وہ سائیکل پر ریس کریں گی اور ہمارے لوگ ان کو دیکھیں گے، لیکن شکر ہے کہ وہ مسئلہ راتوں رات حل ہو گیا، ابھی جو وویمن ڈے پہ کچھ باتیں آئیں ہیں، ایک تو وہ بات جو عنایت اللہ خان نے کی ہے، دوسری آپ نے وہاں پر اس کے پمفلٹس دیکھے ہوں گے جو خواتین نے اٹھائے ہوئے تھے، تو میرے خیال میں ہمارے پشتو رسم ورواج اور اسلام میں جو باتیں ہیں وہ بھی اس طرح نہیں، تو میرے خیال میں اس کیلئے حکومت کے لوگ جو ہیں وہ بھی کچھ خیال نہیں کر رہے ہیں، وہ آپ کے ساتھی بڑی گپ شپ لگا رہے ہیں، وہ گھر میں کس انداز سے پھر جائیں گے، افسوس کی باتیں ہیں جی کہ اس طرح کا مسئلہ ہو جو کہ میرے پشتو رسم ورواج کو بھی ختم کرے، میرے اسلام کو بھی، اور پھر جب کوئی اس پر بات کرتا ہے تو آپس میں گپ شپ لگ جاتی ہے، اگر ہم یہ حدود کراس کر رہے ہیں تو پھر میرے خیال میں ہم لوگ گھروں کے اندر باعزت نہیں رہ سکیں گے۔ وہاں پر انہوں نے بینرز اٹھائے ہوئے تھے اور ان پر لکھا تھا کہ تمام خاوند خود اپنی ترکاری گرم کیا کریں اور ہم نے ان کو موزہ بھی نہیں پہنانا ہے، سپیکر صاحب! ہم تو اس عمر میں

ہیں کہ اگر باہر ہوں تو جو کوئی ساتھ ہوتا ہے تو موزہ بھی وہ پہنا تا ہے، اگر گھر میں ہوں تو خاتون کے آگے ہم پاؤں کرتے ہیں، کمر میں تکلیف ہے، بہت سے لوگوں کو آپ نے بھی دیکھا ہے کہ وہ نماز بھی کرسی پہ پڑھتے ہیں، آپ بھی کرسی پر پڑھتے ہیں، (قہقہے اور تالیاں) میرے خیال میں آپ کو بھی موزہ خود پہننا ہو گا اور مجھے بھی، دوسری بات جو ہے جب ہم یہاں سے جائیں گے تو پھر وہ دیگچی بھی خود پکائیں گے لیکن میں یہاں پر اس سے زیادہ باتیں ان خواتین کے سامنے کر نہیں سکتا، وہ بھی میری بیٹیاں اور بہنیں ہیں، اس میں جو سب سے عجیب بات ہے وہ یہ ہے کہ یہ میرا جسم ہے، اس پر میرا اختیار ہے، یہ سب کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے اور اس پر حکومت بھی خاموش ہے، ہم یہاں پر Cream لوگ ہیں اور ہمارا چناؤ وہاں سے اپنے لوگ کرتے ہیں، اس لئے کرتے ہیں کہ وہاں پر آپ ایک مثال ہیں، آپ بھی مثال ہیں، میں بھی اور یہ سب بھی، ہم ابھی بھی اس پر خاموش ہیں اور اگر ہم ان چیزوں کو اسی طرح جوڑ دیں، ہم نے پرسوں متحدہ مجلس عمل کی میٹنگ بھی بلائی ہے اور آج اس پر میرے قائد کی بات بھی آئی ہے کہ ابھی اگر گورنمنٹ اس طرح نکل رہی ہے تو اس کیلئے بھی ہم خود نکلیں گے، اگر آئندہ کیلئے کوئی بھی پاکستان میں اس طرح واک کرے گا تو ہم دیکھ لیں گے کہ کون ہے کہ اس کیلئے پھر کوئی خاتون اس طرح نکل سکتی ہو لیکن مجھے اس حکومت سے، یہ اس صوبے کی بڑی پاک سرزمین ہے اور بڑی غیرت مند ہے اور اس کی مثالیں ہیں، مردان جیسے ضلع میں، پشاور جیسے ضلع میں، وہاں پر خواتین نکلیں اور اس انداز سے بات کریں تو میرے خیال میں یہ تبدیلی تو ہم برداشت نہیں کر سکتے، اور جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی کہ ہم ایک ریزولیوشن لائیں گے، آپ کے سامنے پیش کریں گے، اگر ان خواتین کا کوئی حمایتی ہے تو وہ بھی نظر آ جائے گا کہ ان کی حمایت کون کر رہا ہے؟ اور اس کی مخالفت میں جو لوگ ووٹ دیتے ہیں تو وہ بھی آج معلوم ہو جائیں گے۔ (تالیاں) تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ عنایت اللہ خان صاحب کو آپ اجازت دے دیں وہ ریزولیوشن لکھ دیں اور پھر آپ اس کیلئے رولز ریلیکس کر لیں اور اس سائیڈ سے بھی مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں، مجھے اپنی اس سائیڈ سے جو لوگ ہیں وہ مجھ سے زیادہ اسلام پسند ہیں لیکن اس پہ ہم خاموش نہیں رہ سکتے کہ یہ بالکل آخری حدود ہیں اور آخری حدود جب کراس کریں گے تو ہم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ کا شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب! ذرا شارٹ کریں، پھر سردار یوسف صاحب نے بھی کرنا ہے، آپ کو بھی دیتا ہوں۔

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ مسٹر سپیکر! بہت مہربانی، شکریہ۔ اپوزیشن لیڈر درانی صاحب نے اور جناب عنایت اللہ خان صاحب نے جو بات کی اس کی ہم مکمل حمایت کرتے ہیں، اپنے علاقے کے Interest میں، اپنے صوبے کے Interest میں، پٹھان لوگ بڑے اسلام دوست ہیں، اسلام پسند ہیں، مذہبی لوگ ہیں، پچھلی Term میں آپ کو یاد ہوگا کہ سود کے خلاف میرے بیٹے فخر اعظم وزیر نے ایک بل لایا اور اس آگسٹ ہاؤس نے اس کو پاس کرکے قانون بنایا، یہ ایک بڑی کامیابی تھی، پاکستان پیپلز پارٹی Believes کہ مذاہب کے لحاظ سے، آئین وقانون کے لحاظ سے یہ جو واقعات ہوئے ہیں، یہ آزادی کے لحاظ سے جو عورتوں کا دن تھا کہ یہ عورتوں کا دن ہے، مگر افسوس ہے کہ یہ تو ہماری بیٹیاں ہیں، ہماری بہنیں ہیں لیکن گھر میں جب ہم نے اخبارات میں جو فوٹو دیکھے، یہ برداشت کے قابل نہیں ہیں، قابل مذمت ہیں، تو ہم کس سے فریاد کریں؟ حکومت سے کریں گے، حکومت کو اختیار ہے، اگر حکومت اس پر خاموش ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حکومت کی مرضی ہے، مگر نہیں ایسی مرضی تو میرے خیال میں نہیں چلے گی، یہ ذاتی حملے ہیں ہماری عزت نفس پر، ہمارے مذہب پر۔ اب یہ الفاظ جیسے درانی صاحب نے فرمایا ہے، یہ اگر میں With your permission یہاں دھراؤں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہے اور یہ سب جو لیڈیز تھیں وہ قابل گرفتاری ہیں، وہ گرفتار ہو جائیں یہ الفاظ ہمارے منہ پر نہیں آسکتے، یہ الفاظ خلاف قانون ہیں اور جو لوگ خلاف قانون بھی ہوں، آئین کی خلاف ورزی بھی کریں اور دن دھاڑے سڑکوں پر Openly، ایک تو ہوتا ہے جرم جو چار دیواری میں ہوتا ہے اور ایک وہ جرم جو سڑک پر ہو تو ان دونوں میں بھی زمین وآسمان کا فرق ہے، میں کہتا ہوں کہ ایسے واقعات ہم دوبارہ برداشت نہیں کریں گے اور اس کیلئے ہم ان شاء اللہ لائحہ عمل، حکمت عملی ضرور بنائیں گے تاکہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ دوسری عرض یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایک جمہوری پارٹی ہے، جمہوریت پر ہم Believe کرتے ہیں، جمہوریت کی خاطر پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ، Even جمہوریت کیلئے ان لوگوں نے اپنے سر دے دیئے ہیں، شہید ہو گئے ہیں تو اس سے زیادہ قربانی میرے خیال میں ملک میں تو چھوڑیں، Worldwide بھی ریکارڈ میں نہیں کہ کسی پارٹی کے سربراہ نے، سر شاہنواز خان کے بیٹے نے اپنا سر صرف غریب عوام اور جمہوریت کیلئے قربان کیا ہو اور اسی طرح ان کی صاحبزادی بینظیر بھٹو شہید، جہاں تک قربانی کا تعلق ہے، لیکن آج اسلام آباد میں جو منظر دیکھا گیا، جو ہم نے دیکھا، وہاں پاکستان پیپلز پارٹی کا بالکل پرامن جلوس تھا اور اس پر لاٹھی چارج، گیس اور پتھر پھینکے گئے

ہیں، یہاں تک کہ سب لوگوں کو Mostly تھانے میں بند کیا،ان کے خلاف کیسز ز جسٹرڈ ہوئے ہیں جس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں اور اگر حکومت کا یہی طرز عمل رہا، نیب کا یا جو بھی ہو، حکومت اس کے Against کچھ کارروائی بھی نہیں کرتی تو ہم خود ان شاء اللہ جیالے اور اپوزیشن، خواہ وہ جمعیت علماء اسلام ہو، ایم ایم اے ہو، نون لیگ ہو، عوامی نیشنل پارٹی ہو، ان شاء اللہ سب نکل کر مظاہرہ کریں گے تاکہ گورنمنٹ کو بھی پتہ چلے کہ اس طرح بات نہیں چلے گی، Excuse me۔

<u>Mr Speaker</u>: Thank you very much.

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: مسٹر سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اب اس جلوس کے سلسلے میں ہماری شنید میں آرہا ہے کہ کئی لوگ گرفتار ہیں، میں اس آنریبل ہاؤس، With your permission، آپ کے ذریعے، آپ کے توسط سے یہ پیغام دے رہا ہوں، یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ان کو فوری طور پر رہا کریں، فوری طور پر رہا کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: ورنہ اس کے نتائج بھگتنے کیلئے پھر گورنمنٹ بھی تیار ہو اور ادارے بھی تیار ہوں، یہ جو وہ جو کر رہے ہیں، یہ ایک پارٹی کا نہیں، یہ ایک آدمی کا نہیں یہ جمہوریت کا جنازہ نکل رہا ہے، جو جمہوریت کے خلاف قدم اٹھائے جا رہے ہیں، یہ خلاف آئین بھی ہیں، خلاف قانون بھی ہیں، میرا مطلب یہ ہے، میری عرض یہ ہے مسٹر سپیکر! کہ یہ آگسٹ ہاؤس اسی لئے ہے کہ ہم ادھر اظہار خیال کریں اور ہماری یہ آواز ادھر پہنچے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو۔ آپ کا شکریہ، بہت مہربانی، تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ سردار محمد یوسف صاحب، آنریبل ایم پی اے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! عنایت اللہ خان صاحب نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، Across the board، تو میں سمجھتا ہوں کہ چاہے ہمارا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو، جے یو آئی سے ہو، جماعت اسلامی سے ہو، پیپلز پارٹی سے ہو، نون سے ہو، پی ٹی آئی سے ہو لیکن پہلے ہم مسلمان ہیں اور اس کے بعد پارٹیوں سے ہمارا تعلق ہے، جس طریقے سے اس طرح کی این جی اوز پہلے بھی وقتاً فوقتاً ہیومن رائٹس کے نام سے دین اسلام کے خلاف ایک مہم چلا رہی تھیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جو آج خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس طرح کی خواتین کہ جس میں انہوں نے اسلام کی توہین کی اور اس مذہب کی توہین کی ہے، یہ ناقابل برداشت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت ہم اس پر خاموش بیٹھیں گے تو پھر ہمارے اپنے ایمان میں بھی فرق ہوگا، یہ کسی کے خلاف

بات نہیں ہے بلکہ اصل بات جس طرح کہ آپ بھی جانتے ہیں، ہم سب جانتے ہیں کہ اسلامی مملکت خداداد پاکستان جو لا الہ الا اللہ کے نام پر وجود میں آیا، آج اس ملک میں اس طرح کے جو ایک آزاد قسم کے لوگ جو اس طرح سڑکوں پر نکل کر اس طرح کی ڈیمانڈ کرتے ہیں، جو احتجاج کرتے ہیں، یہ 1973ء کے آئین کے بھی خلاف ہے، یہ آئین کے سراسر خلاف ہے اور یہ ہمارے دین اسلام کے بھی خلاف ہے، ہمارے ایمان کے خلاف ہے، قانون کے بھی خلاف ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، صرف مذمت تو نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کے خلاف حکومت وقت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کے خلاف ایکشن بھی لے، چاہے کوئی بھی ہو۔ اگر اس طریقے سے یہ آزادی کے نام پر، تبدیلی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم اپنا دین بھی چھوڑ دیں، ہم اپنا مذہب بھی چھوڑ دیں اور تبدیلی من مانی کرتی رہے، اس ملک میں ہر مذہب کو مکمل اختیار ہے، چاہے وہ مسلمان ہے، ہندو ہے، کرسچن ہے لیکن اس دین کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے، اپنے مذہب کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ جہاں تک اسلام کی بات ہے، ہم نے علماء کرام سے بھی سنا ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم بھی دین اسلام کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے آزادی Enjoy کر سکتے ہیں مگر اس طریقے سے تو کسی کو بھی اس ملک میں، پاکستان جیسے ملک میں اس طرح کی اجازت دی جارہی ہے تو بعید نہیں ہے کہ کل کو جتنی بھی پاکستان دشمن قوتیں، اسلام دشمن قوتیں ہیں، وہ اپنا ایجنڈا مکمل کرنے کیلئے یہاں اس قسم کے لوگوں کو استعمال کریں گی۔ تو میں بھی یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک متفقہ قرارداد آنی چاہیئے، پورے ہاؤس کی طرف سے متفقہ قرارداد آنی چاہیئے کہ اس کی مکمل مذمت ہونی چاہیے اور اس کے خلاف ایکشن بھی ہونا چاہیئے اور اسی طریقے سے ایک بات میں کر رہا ہوں جی، جہاں تک اس کے علاوہ۔۔۔۔

<u>جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر)</u>: آنریبل ممبر صاحب نے جو Language use کی ہے کہ یہ تبدیلی ہے کہ دین کو اس کیلئے استعمال کیا جائے، تو انہوں نے یہ تبدیلی کا Word پاکستان تحریک انصاف کیلئے Use کیا ہے اور یہ پارٹی کا نام لے رہے ہیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: نہیں نہیں، میں نے پارٹی کی بات نہیں کی ہے جناب سپیکر! میرا کوئی پارٹی کا اس لحاظ سے مقصد نہیں تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے آواز نہیں آرہی، ایک منٹ سردار صاحب، ذرا محمود جان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! آنریبل ممبر صاحب نے جو Language use کی ہے کہ یہ تبدیلی ہے کہ دین کو اس کیلئے استعمال کیا جائے، تو انہوں نے یہ تبدیلی کا Word پاکستان تحریک انصاف کیلئے Use کیا ہے اور یہ دین کے ساتھ، ان کو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے لوگ کیا مسلمان نہیں ہیں؟ ان الفاظ پہ ان کو معافی مانگنی چاہیئے اور یہ الفاظ Expunge کرنے چاہئیں اور یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں جی۔ اور دوسری بات، سر! عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی کہ ہم ستر فیصد جو ہیں مسلمان ہوتے ہیں اور یہ سو فیصد والے مسلمان ہیں، الحمد للہ میں جس طرح مسلمان ہوں اسی طرح یہ بھی مسلمان ہیں، یہ الفاظ بھی ان کو واپس لینے چاہئیں، ہم سب مسلمان ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ستر فیصد اور سو فیصد والی بات بھی غلط بات کی ہے جی۔

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کو ویسے ہی میرے خیال میں اس بات پر شک ہوا، میں نے نہ پارٹی کا نام لیا ہے اور نہ کسی پر تنقید کی ہے، میں نے شروع میں سب سے پہلے یہ بات کی ہے کہ Across the board ساری پارٹیوں کا نام لے کر میں نے یہ کہا ہے کہ پہلے ہم مسلمان ہیں اور اس کے بعد پارٹیوں سے تعلق ہے، حالانکہ میرا اس سلسلے میں کوئی بھی خیال نہیں، نہ یہ میرا مقصد ہے اور اصل بات جو ہے یہ حکومت کی ضرور ذمہ داری بنتی ہے، ہماری بھی ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں، ان کے خلاف کارروائی کرے اور دوسری بات جو میں کہہ رہا ہوں کہ آج اگر یہ Party basis پر بات کریں گے تو اس کا مقصد ہے کہ ان کا کسی نہ کسی لحاظ سے تعلق ہوگا، میرا تو تعلق نہیں، بہرکیف میں یہ ضرور گزارش کروں گا کہ اس طرح کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں ان پر بھی پابندی لگانی جانی چاہیئے اور جتنے بھی لوگ اس طرح کام کرتے ہیں، چاہے مرد ہیں، خواتین ہیں، ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہیئے۔ دوسری بات جناب سپیکر! یہاں پر اسمبلی کے باہر کچھ ہمارے نوجوان جن کا تعلق TEVTA سے تھا، جو ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ہے، وہ یہاں کل سے بیٹھے ہوئے ہیں اور احتجاج کر رہے ہیں، انہیں کنٹریکٹ کے طور پر آٹھ مہینوں کیلئے انہوں نے سلیکٹ کیا ہوا تھا لیکن وہ پیریڈ ختم ہونے سے پہلے ہی انہیں Termination کے آرڈرز مل گئے ہیں جس پر وہ احتجاج بھی کر رہے ہیں، یہ سراسر زیادتی ہے، میں آپ کی وساطت سے متعلقہ وزارت سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کا جو احتجاج ہے اس کا نوٹس لینا چاہیئے، ایک باقاعدہ پروسیجر کے تحت ان کی سلیکشن ہوئی تھی

اور ابھی جب کہ ان کا پیریڈ بھی ختم نہیں ہوا، اگر اس کے بعد Advertisement ہونی ہے تو اس میں بھی ٹائم لگے گا لیکن ابھی سے انہیں Terminate کیوں کیا گیا ہے؟ یہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر سے اس کا جواب لے لیں گے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی، دے دیں جواب۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، اس کے بعد فضل الہیٰ صاحب آپ کا نمبر ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! جب تک پردے کا حکم نہیں آیا تھا تو مسلمان خواتین مسجد نبوی میں اکٹھے نماز پڑھا کرتی تھیں، جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اچھا نہیں لگا، گوارہ نہ ہوا تو وہ مدینہ میں مسجد نبوی جاتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے چند خواتین کو، اپنی خواتین کو مسجد جاتے ہوئے دیکھ لیا تو انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک مسجد نبوی میں نہیں جاؤں گا جب تک پردے کا حکم نہ آیا ہو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر آپ ہاؤس ان آرڈر نہیں کرتے ہیں تو میں Adjourn، یہ مذاق نہیں کہ اس طرح کیا جائے، پلیز خاموشی اختیار کریں یا جا کر لابیز میں بات کریں، This is the august House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کے بعد پردے کا حکم آگیا اور اس کے بعد پردہ لازم اور فرض ہو گیا۔ جناب عالی، ہم مسلمان بھی ہیں، پختون ہیں، اسلامی معاشرے میں اور پختون معاشرے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جس نے بات کرنی ہے لابیز میں جائیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں پردے کی پابندیاں ہوتی ہیں اور جو کچھ ہمارے بڑوں نے ابھی یہاں جو تذکرے کئے ہیں، ہم ان کو Endorse کرتے ہیں، ہماری پارٹی ان کو Endorse کرتی ہے اور ایک متفقہ قرارداد آنی چاہیئے کہ اس کو ہم Endorse کرتے ہیں، ہمارے معاشرے میں یہ نہیں ہونا چاہیئے، ہمارا پاک معاشرہ ہے، ہمارا اسلامی معاشرہ ہے، ہمارا پختونوں کا معاشرہ ہے جس میں ایک دوسرے کی قدر کی جاتی ہے، خواتین ہماری بہنیں ہیں، ہماری مائیں ہیں، ہماری بیٹیاں ہیں، ان کی عزت ہماری عزت ہے لیکن یہ بھی نہیں چاہتے کہ وہ سڑکوں پر آکر اپنے جسم کی خود نمائش کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہم یہ نہیں چاہتے، اس لئے ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، ہم بھی Condemn کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب عالیٰ، یہ دوسری بات، جس طرح ہمارے سردار یوسف صاحب نے کہا ہے کہ دو دنوں سے یہ کیمپ لگا ہوا ہے، میں ان کے کیمپ میں گیا ہوں، یہ نوجوان ہیں اور تقریباً یہ KP, TEVTA جو ہے کامران بنگش صاحب کے پاس ہے، جو میرے خیال میں ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ یہ 19-2-2018 کو ایڈور ٹائزمنٹ ہوئی تھی In the pursuance of that advertisement, they were interviewed and they were selected and appointed from the contingency fund. اب ان کے آٹھ دس مہینے ہو رہے ہیں، ان کو نوٹسز دیئے گئے ہیں کہ آپ 31 مارچ سے نہیں آئیں گے، سارے Highly qualified ہیں، بی ایس سی انجینئرنگ ہیں، ان کو نکالا گیا ہے۔ سر! اسی حکومت کا یہ نعرہ ہے اور وزیراعظم پاکستان نے وعدہ کیا تھا قوم سے کہ ہم ایک کروڑ بھرتیاں، نوجوانوں کو بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا، چونکہ ٹائم بہت آگے نکل رہا ہے، آپ کا ایجنڈا بھی ہے، یہ بات ہو چکی ہے، فضل الٰہی صاحب، اس کا جواب لے لیتے ہیں، لاء منسٹر سے اس کا جواب لے لیتے ہیں، لاء منسٹر سے جواب لیتے ہیں، فضل الٰہی صاحب۔

جناب فضل الٰہی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! آج کا جو یہ ایشو ہے اس کو ہم شدید الفاظ میں Condemn کرتے ہیں، اگر چند عورتیں اٹھ کر یہ بات کرتیں ہیں تو میرے خیال میں ان کی ایک ذاتی بات ہے اور سوچ ہے جو کہ غلط ہے کیونکہ کوئی بھی دین اس طرح کی باتوں کی اجازت نہیں دیتا۔ اس میں جناب سپیکر صاحب! میرے قابل احترام بھائی عنایت اللہ صاحب نے بات کی اور اس کو Percentage میں تقسیم کیا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ جو 78 پرسنٹ جو ہیں وہ آپ سب ہیں، جو ہم بیٹھے ہوئے ہیں، جو گیلری میں ہیں، جو یہاں پر سارے میڈیا کے مہمان بیٹھے ہیں، 78 پرسنٹ میں ہمیں لایا ہے اور باقی جو Percentage ہے اس میں خود کو لایا ہے۔ جناب سپیکر! الحمدللہ ہم مسلمان ہیں، جو ہماری 78 پرسنٹ کی جو عنایت صاحب نے بات کی، ہم وہ مسلمان ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ تو ہم اس کلمے کے نیچے زندگی گزارتے ہیں، جو اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم ہے ہم اس کے تابع ہیں، ہم قرآن پر اور احادیث مبارکہ پر عمل کرتے ہیں، جناب سپیکر! اب آپ ہمیں بتائیں کہ کیا ہم 78 پرسنٹ جو مسلمان ہیں کیا ہم غلط ہیں؟ جناب سپیکر! شارٹ

بات یہ ہے کہ پاکستانی عوام نے جو رائے دی ہے 98 پرسنٹ کی جو میرے بھائی نے بات کی ہے، 98 پرسنٹ کی بات وہ یہی ہے کہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نیچے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی گزاریں، پاکستانی عوام نے بالکل یہ بات نہیں کی کہ ہمیں پاکستان میں سیاسی شریعت چاہیئے یا سیاسی اسلام چاہیئے، نہیں جی، یہ بالکل غلط ہے، میں اس بات کو Condemn کرتا ہوں اور ساتھ ہی، (تالیاں) میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج کی اسمبلی کے اجلاس کے دوران جس طرح کی بات ہوئی ہے، اس کو حذف کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: عائشہ بانو صاحبہ۔

محترمہ عائشہ بانو: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔ بالکل جی میرے جتنے بھی مشران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے سینیئر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر کوئی بھی ایسا مارچ جو کہ ہمارے Religion اور ہمارے کلچر کے خلاف ہے وہ الگ بات ہے لیکن یہ ہے کہ خواتین کے جو Rights ہیں، ان کے اوپر بات کرنا بالکل Different، ایک الگ بات ہے، ہم لوگوں کی بالکل یہ بات نہیں ہے، ہم لوگوں کے کوئی بھی ایسے مارچ جس میں اسلامی تعلیمات یا Injunctions یا ہمارے اسلامی احکامات کے خلاف بات ہوگی، اس کی ہم بھی خود مذمت کریں گے۔ جو بھی مارچ ہوا تھا، اگر اس میں کوئی غلط باتیں تھیں تو ہم اس کی بالکل مذمت کریں گے لیکن جہاں تک اس کے اوپر Complete پابندی لگانا ہے تو اس کو ہم Regret کریں گے، وہ اس لئے کہ ہماری خواتین کی Priorities ہیں، خواتین کیلئے کھڑا ہونا یہ ہماری Priority ہونی چاہیئے، (تالیاں) خواتین کے حقوق کیلئے، بالکل ہمارے جو اسلامی احکامات کے مطابق خواتین کے حقوق ہیں، جو ہمارے کلچر کے حساب سے ہماری خواتین کے حقوق ہیں، ان کیلئے آواز اٹھانا ہمارے بھائیوں کا بھی حق ہے اور ہماری خواتین کا بھی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ برابر شانہ بشانہ کھڑے رہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ مردان میں کل ایک عورت جلائی گئی جس کے اوپر کسی نے ایوان میں ذکر نہیں کیا، یہاں آئے دن عورتیں ماری جاتی ہیں، کل بھی مردان میں ایک Murder ہوا ہے، اس کی ڈیڈ باڈی کہیں پھینکی گئی تھی، بہت افسوس کی بات ہے کہ اس ایوان میں کسی ایک نے بھی اٹھ کر اس کیلئے آواز نہیں اٹھائی، کسی نے نہیں پوچھا کہ اس خاتون کو کیوں مارا گیا تھا؟ یہ کسی نے بھی نہیں کیا۔ جہاں تک این جی اوز کی، آرگنائزیشنز کی بات ہے وہ اگر ہماری عورتوں کی، خواتین کے حقوق کیلئے اگر بات کرتے ہیں تو بالکل ہم ان کو سپورٹ کریں گے،

اگر وہ کرتے ہیں اور ہمارے اسلامی احکامات کے حساب سے اگر وہ بات کرتے ہیں، ہماری حدود میں رہ کر اگر وہ Islamic injunctions احکامات کے مطابق اگر وہ Human rights کی بات کرتے ہیں تو بالکل ہم ان کو سپورٹ کریں گے۔ دوسری جو سب سے بڑی بات ہے ہمارا Domestic Violence Bill بھی اس لئے آیا تھا کہ جن خواتین کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، جن خواتین کو Protection نہیں ہے وہ سٹیٹ ان کو Protection دے۔ سب سے آخر میں میں صرف یہی کہنا چاہوں گی جناب سپیکر صاحب! کہ ہماری خواتین کے حقوق کے بارے میں جو بھی جائز Limitations اور وہ حقوق احکامات کے حساب سے ہیں تو ان کو پلیز ضرور Allow کرنا چاہیئے اور اس کے اوپر کسی قسم کی مذمت ہم بھی کریں گے اگر وہ غلط احکامات ہوں گے، اسلامی احکامات کے خلاف اگر بات ہو گی ہم بھی مذمت کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ٹائم بہت زیادہ، ہم نے ایک گھنٹہ اس بحث میں لگا دیا، اب حکومت اور اپوزیشن بیٹھ کر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، ابھی یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: یہ بہت اہم بات ہو رہی ہے جو ابھی ہاؤس میں شروع ہوئی ہے، تو اس لئے مہربانی کر کے اس گورنمنٹ سائیڈ سے بھی بات ہونی چاہیئے، تو مجھے آپ تھوڑی اجازت دیں۔ جناب سپیکر! میں پہلے بات کروں گا اپنی چھوٹی بہن نگہت اورکزئی کی، جو اس نے بات کی، جذباتی ہو جاتی ہیں، کچھ تھوڑی سی بات Slip بھی ہو جاتی ہے، جسے آپ نے Expunge کرنا تھا اور اس کے بعد یہ شیخ رشید ایک ایسے لیڈر ہیں جنہوں نے جب بھی بات کی ہے بلاول بھٹو کے حق میں بات کی، اس سے پہلے کی بات ہے، کل کی بات میں نہیں کرتا، جب بھی آئے تھے اس کو بڑے پیار کی باتیں وہ کرتے رہے سر، اب بھی جو اس نے بات کی ہے، ابھی جو اس نے بات کی ہے، اس نے سیاسی، (شور) میری بات سنیں، سپیکر صاحب نے فلور مجھے دیا ہے تو مجھے بولنے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی فلور قلندر لودھی صاحب کے پاس ہے، ان کے بعد بات کر لیں، فلور قلندر لودھی صاحب کے پاس ہے۔

وزیر خوراک: مجھے بات کرنے دیں،Completeتو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: فلور قلندر لودھی صاحب کے پاس ہے، (شور) دیکھیں، اس وقت فلور قلندر لودھی صاحب کے پاس ہے، اس کے بعد آپ لوگ لے لیں، میں آپ کو موقع دے دوں گا، آپ ابھی تشریف رکھیں۔

وزیر خوراک: ابھی جو بات ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی وہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ کوRespondکر رہے ہیں۔

وزیر خوراک: اب جو بات میری بہن نے کی، ایک بات کر دی لیکن اس نے کہا کہ سیاسی مار، میرے ہاتھوں سیاسی مار مارا جائے گا، سیاسی مار ہے سیاسی، یہ قتل کی بات نہیں ہے، سیاسی مار مارا جائے گا۔

(شور)

Mr. Speaker: No cross talks, no cross talks please no cross talks.

آپ اپنے نمبر پر بات کریں، پلیز

وزیر خوراک: میں آپ کی بات کر رہا ہوں، اس کے بعد جی میرے قابل احترام عنایت اللہ خان نے بات کی ہے، ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی ہے جو کہ بہت ہی ذمہ دار آدمی ہیں، ہمارے اس ہاؤس کے بڑے بھی ہیں، سردار صاحب نے بات کی ہے، شیر اعظم صاحب نے بات کی، خوشدل خان نے بات کی، تو میں عرض کروں گا جناب سپیکر! یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اور میرا لیڈر واحد لیڈر ہے جس نے اپنی Campaign میں بھی اور اس کے بعد پہلی سپیچ میں یہ کہا، اس نے قرآن کے حوالے دیئے، حدیث کے حوالے دیئے اور ریاست مدینہ کے حوالے دیئے اور اس کے بعد یہ ملک کا لیڈر، اس کے بعد یہ دیکھیں کہ ایک ایسا وقت بھی تھا، ایک ایسا وقت بھی تھا جب کہ قومی اسمبلی میں 86 لوگ جو کہ اپنے آپ کو اسلام کے بڑے دعویدار سمجھتے ہیں، بڑا کچھ سمجھتے ہیں وہ 86 تھے، میں بڑے غور سے اس Tenure کو دیکھ رہا تھا، کبھی کسی نے اسلام کی بات نہیں کی، اسلامی قانون کی بات نہیں کی، اگر وہ اس وقت ہمت کر لیتے اس ہاؤس میں تو اس وقت اسلامی نظام بھی نافذ ہو جاتا، ان ساری گندگیوں سے بات ہی سلجھ جاتی، چلو جو گزر گیا سو گزر گیا، ابھی جو بات ہوئی شرم و حیاء کی، ہم سب جو مسلمان ہیں، کلمہ گو ہیں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ﷺ پڑھنے والے، ہم یہ چیزیں برداشت نہیں

کرتے، این جی اوز کی ہم آزادی برداشت نہیں کرتے، یہ اگر چند لوگوں نے کسی جگہ کوئی بات ہوئی ہے تو اسے گورنمنٹ بھی Condemn کرتی ہے اور ہم سب Condemn کرتے ہیں لیکن اس میں یہ بات ہے کسی ایک چیز کو لے کر اسے اتنا زیادہ Highlight نہیں کرنا چاہیے، جس نے نہیں سنا وہ بھی سنے، ہمارا یہ ملک اپنا ہے، یہ ہمارا صوبہ اپنا ہے، یہ ہمارا اپنا ہاؤس ہے، اس میں ہم بات کریں گے، یہ بات ہم ان شاء اللہ اوپر تک پہنچائیں گے اور اس میں کوئی ایسی بات جو اس میں Percentage بنائی گئی ہے، اس کی میں مذمت کرتا ہوں، کوئی Percentage نہیں ہے، دیکھیں کسی کی شکل دیکھ کر اس میں نہیں ہے کہ یہ کتنا، یہ تو میرے رب کو پتہ ہے کہ کون کتنا تقویٰ دار ہے، اس کا رب کے سامنے کیا مقام ہے؟ ایسے ایسے لوگ ہیں جو ظاہری طور پر کیا نظر آتے ہیں لیکن ان کے اعمال اتنے اونچے ہیں کہ جب ان کو دیکھتا ہے آدمی کو شرم آجاتی ہے کہ ہم کیا ہیں اور وہ کتنے اعمال والے ہیں، اس لئے یہ ہم کسی کو فتویٰ نہیں دے سکتے، ہم سب مسلمان ہیں اور سب قرآن و سنت کے تابع رہ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں، سیاست ہماری بعد میں ہے، اس میں اگر کہیں غلطی ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کی جائے گی، اس پر ان شاء اللہ قرارداد بھی آجائے گی، ہم سب ایک پیج کے اوپر ہیں، ہم سب مسلمان ہیں اور اس کو میرے خیال میں زیادہ اٹنشن نہیں دینا چاہیئے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ اپوزیشن کے ساتھ مل کر قرارداد لا رہی ہے، آپ جواب پورا کریں ناں لودھی صاحب، (شور) قلندر لودھی صاحب، لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: جی۔

جناب سپیکر: آپ نے گورنمنٹ کی طرف سے Respond کیا ہے، ریزولیوشن کی بات بھی کریں کہ آپ سب مل کر وہ لا رہے ہیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں اس پر مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر، اور آپ ساتھ ہی TEVTA کی بات بھی کریں گے۔

وزیر قانون: سر، میں تین باتیں یہاں پر تھوڑا کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ذرا مختصراً۔

وزیر قانون: مختصر، تین پوائنٹس ہیں، بلٹ پوائنٹس، ایک تو یہ ہے کہ یہ جو ایشو اٹھایا ہے وویمن ڈے کے حوالے سے، تو یہ ہر سال وویمن ڈے منایا جاتا ہے، یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہوا ہے کہ یہ اس سال وویمن

ڈے منایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلام نے جو حقوق خواتین کو دیئے ہیں، میرے خیال میں میرا ناقص علم ہے لیکن میں نے تھوڑا بہت قانون پڑھا ہوا ہے، تھوڑی بہت شریعت پڑھی ہوئی ہے، تو اس زمانے میں جب یورپ میں اور امریکہ میں اور ان ممالک میں جو آج ایڈوانس ممالک کہلاتے ہیں تو وہاں پر عورتوں کیلئے کوئی Property rights نہیں تھے، عورتوں کیلئے کوئی ووٹ کا Right نہیں تھا، مشاورت کے Rights نہیں تھے، عورتوں کیلئے کسی قسم کے Rights نہیں تھے لیکن میرے اسلام نے آج سے ہزار سال پہلے وہ Rights جو ہیں وہ عورتوں کو دیئے ہیں، ایک تو یہ کلیئر ہے سر، دوسرا تھوڑا مجھے افسوس ہوا کہ اس پر تو ہم سب متفق ہیں کہ عورتوں کے حقوق بھی ہیں، مردوں کے بھی حقوق ہیں، قانون کے مطابق یا شریعت کے مطابق یا آئین کے مطابق جو ہے تو عورتوں کے بھی حقوق ہیں اور مرد کے بھی حقوق ہیں اور اس کے علاوہ۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! آپ تشریف رکھیں، آپ بات کر چکی ہیں، تشریف رکھیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میں Personal explanation پر کچھ بولنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں بعد میں آپ کو موقع دے دوں گا، آپ تشریف رکھیں، ایک دوسرے کو ڈسٹرب نہ کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: میں بات Complete کر لوں پھر آپ بیشک Personal explanation پر اپنی بات کر لیں۔ سر، مجھے افسوس ہوا ہے کہ کیوں ہم یہاں پر دوسروں کے اوپر کیچڑ اچھالنا شروع کر دیتے ہیں، آپ بھی متفق ہیں، ہم بھی متفق ہیں، یہاں پر میرے خیال میں آج جو بھی ممبر اٹھا ہے تو اس نے اسلام کی بات ہی آج کی ہے، خواتین کے حقوق کی بات بھی ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی ہوئی ہے کہ ہمارے معاشرے کی جو اقدار ہیں وہ بھی بہت زیادہ اہم ہیں، حقوق کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاشرتی اقدار کو آپ بھول جائیں، حقوق کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے حق کو دیکھتے ہوئے کسی دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالیں، تو افسوس وہاں پر ہوتا ہے کہ جب کوئی اس کے بارے میں سیاسی پوائنٹ سکورنگ شروع کر دے، کچھ دو تین Statements یہاں ریکارڈ پر پڑی ہوئی ہیں، افسوس کی بات یہ ہے کہ کسی کے اوپر آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اچھا مسلمان ہوں اور آپ برے مسلمان ہیں، آپ کو کیا پتہ ہے کہ میری مسلمانی یا

میرا ایمان کتنا مضبوط ہے، آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے؟ یہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے، غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، نہ لیڈر آف دی اپوزیشن جانتے ہیں، نہ چیف منسٹر جانتے ہیں، نہ کوئی وزیر جانتا ہے اور نہ کوئی ممبر اس کو جانتا ہے، یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہے۔ تو ان چیزوں پر خدارا سیریس ہونے کی ضرورت ہے، خدارا اس ہاؤس میں، اس ایوان میں ایسی باتیں نہ کریں، ہم سب اس پر متفق ہیں، اگر کسی نے کالم لکھ دیا تو اس کالم سے اس ہاؤس کا کیا تعلق ہے؟ اگر کسی نے کوئی بات کہہ دی، اگر سڑک پر کسی نے کوئی بیہودہ حرکت کی ہے تو آپ اس ہاؤس پر یا اس حکومت پر یہ ذمہ داری نہ ڈالیں، ہم سب اس کو Condemn کریں گے، اگر کوئی بیہودہ حرکت ہوگی تو اس کو Condemn کریں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہماری اور اپوزیشن کی اس پر ابھی بات بھی ہوئی ہے، ایک مشترکہ قرارداد ہم اس ہاؤس میں لارہے ہیں اس کی Wordings پر ہم سب متفق ہیں اور جو controversial چیزیں ہیں، خدارا آپ سینیئر ممبر ہیں، ان کو Controversial نہ بنائیں، کسی نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا، ہم سب مسلمان ہیں، ہم سب عورتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں گے، ہم سب اسلام پر بھی یقین رکھتے ہیں، ہم سب کا یہ ایوان ہے، کسی کو ہم ٹھیکہ دینے کی اجازت نہیں دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں کافی بات ہو گئی ہے، جی عنایت اللہ صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> آپ نے کہا تھا کہ مجھے Personal explanation پر بات کی اجازت دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کے بارے میں بات ہوئی ہے، آپ کے بارے میں نہیں بات ہوئی، ان کے بارے میں ہوئی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! میں نے بھی اسی حوالے سے اپنی بات کرنی ہے، مجھے موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کے بارے میں بات ہوئی ہے، جی عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب! آپ اگر مجھے پہلے موقع دیتے تو جو سلطان خان نے بات کی ہے، لودھی صاحب نے کی ہے، ڈپٹی سپیکر صاحب نے کی ہے، فضل الہیٰ صاحب نے کی ہے تو میرے خیال میں ایوان کے اندر ایک متفقہ مسئلہ جو ہے وہ Controversial نہ ہوتا، میں نے بڑی اچھی سپرٹ کے اندر بات کی ہے اور ویسے میں کوشش بھی کرتا ہوں کہ میں اپنے الفاظ بڑے تول کر ادا کروں اور میں کبھی

بھی ڈیکورم کو Violate نہیں کرتا، میں کبھی بھی کسی کو Directly ہٹ نہیں کرتا، بلکہ میرا یہ ریکارڈ ہے کہ میرے پاس جب Individuals آتے ہیں کہ آپ اس مسئلے کو اسمبلی کے اندر اٹھائیں، جب وہ کسی Individual کے حوالے سے ہوتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں نے کبھی Privilege motion بھی کسی Individual کے خلاف نہیں لائی ہے، اس لئے میں ایسی بات نہیں کروں گا کہ میں اس ایوان کو تقسیم کروں، میں ایسی بات نہیں کروں گا کہ میں کسی کو اچھا مسلمان اور کسی کو برا مسلمان Declare کروں، میں نے کہا کہ ایک سروے ہوا تھا، اس سروے کے اندر لوگوں سے پوچھا گیا ہے کہ آپ اس ملک کے اندر اسلام چاہتے ہیں کہ نہیں چاہتے ہیں؟ 98 پرسنٹ لوگوں نے کہا ہے کہ ہم اسلام چاہتے ہیں، اس میں سے 78 پرسنٹ لوگوں نے یہ کہا ہے کہ ہم اس ملک کے اندر Tolerant ایک Broad, tolerant اسلام چاہتے ہیں، اور 20 پرسنٹ لوگوں نے کہا ہے کہ ہم ایک Fundamentalist, tight اسلام چاہتے ہیں، یہ Categorization اس سروے کے اندر ہوئی ہے، ہمیں لوگ Fundamentalist کہتے ہیں، We are being labeled as fundamentalists، میری پارٹی کو Fundamentalist، یہ Term میں نے اپنے لئے نہیں ایجاد کی ہے اور نہ میں اس کو Accept کرتا ہوں، میں یہ Fundamentalist کی جو Term ہے اس کو Personally accept نہیں کرتا ہوں، But people has labeled us that way.، اس لئے میں نے کہا کہ ہم سب اسلام چاہتے ہیں، یعنی الفاظ اگر آپ کو یاد ہوں تو میں نے کہا تھا Across the benches میں نے کہا تھا کہ Treasury benches کے لوگ بھی اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب بھی رکھتے ہیں، میں نے کہا تھا کہ میری خواتین بہنیں بھی رکھتی ہیں، اس لئے ان الفاظ کے اندر اگر کہیں آپ کو اسمبلی کے ریکارڈ کے اندر یہ بات مل جائے کہ میں اچھا مسلمان ہوں اور لودھی صاحب اچھے مسلمان نہیں ہیں، بیشک اس کو آپ ڈیلیٹ کریں لیکن ایسی متفقہ باتوں کو Controversial نہ بنائیں، یہ ہمارا جوائنٹ ایشو ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ Joint issue کو Jointly ہی یہاں سے پاس کریں۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! وہ ریزولیوشن تیار ہو گئی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو، وہ ریزولیوشن تیار ہو گئی ہے؟

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جی وہ تیار ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں Rules relax کروائیں، Rules relax کروائیں۔

جناب عنایت اللہ: سر! بس یہ ریزولیوشن آخری مراحل میں ہے اور تیار ہونے والی ہے۔
Mr. Speaker: Okay.
جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب! ابھی یا تھوڑی دیر بعد، ٹائم ہے تو میں تھوڑی سی لیجسلیشن لیتا ہوں اور پھر Topic پر آجاتے ہیں، تھوڑی لیجسلیشن لیتے ہیں، میرے پاس اضافی ایجنڈا ہے۔

Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur سے متعلق مسودہ قانون مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9 A. 'Consideration Stage': The Minister for Law, to please move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur Bill, 2019, may be taken into consideration at once.
Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Pak-Austria Fachhocchschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur Bill, 2019, may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Pak-Austria Fachhocchschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say, 'Yes' and those who are against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Mr. Inayatullah to please move the amendment for substitution of the word 'Institute' with the word 'University' wherever occurring in the Bill, Mr. Inyatullah Khan, MPA,.
Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in the Pak-Austria Fachhocchschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur Bill, 2019, for the word 'Institute' wherever occurring, the word 'University' may be substituted,
سر، میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ یہ بل میں نے پورا پڑھا ہے اور اس کا مینڈیٹ جو ہے، وہ یونیورسٹی کو پورا امینڈیٹ ہے اور اس کو یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ جو ہے ہمارے ہاں، لاء منسٹر بہتر جانتے ہیں، انسٹیٹیوٹس وہ ہوتے ہیں کہ جن کی پاورز جو ہوتی ہیں وہ لمیٹڈ ہوتی ہیں، وہ ڈگری ایوارڈ تو کرتے ہیں لیکن

انہیں کچھ ڈیپارٹمنٹس چلاتے ہیں، ان کا یونیورسٹی کے لیول کا مینڈیٹ نہیں ہوتا ہے لیکن اس Proposed Bill کے اندر آپ نے ان کو سارے اختیارات دیئے ہوئے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو انسٹیٹیوٹ کے بجائے آپ یونیورسٹی کا نام دیں تو بہتر رہے گا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, Law Minister please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں جواب دے دوں تاکہ گورنمنٹ کا موقف آجائے کہ ہم Oppose کر رہے ہیں یا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

وزیر قانون: سر، یہ جو امنڈمنٹ انہوں نے موو کی ہے تو اس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ انسٹی ٹیوٹ کی جگہ، جہاں پر بھی انسٹی ٹیوٹ کا وہ ہے تو آپ اس کو یونیورسٹی کر دیں، تو میں ضرور یہ کہوں گا کہ عنایت اللہ صاحب جب بھی امنڈمنٹ لاتے ہیں، میرے خیال میں اگر ریکارڈ ہم دیکھ لیں تو 90 پرسنٹ ہم ان کے ساتھ ہر ایک بل پر Agree بھی کرتے ہیں لیکن سر، اس چیز کے اوپر میری ہائر ایجوکیشن کے ساتھ ڈسکشن ہوئی ہے اور اس میں دو تین ایسے Factors ہیں کہ ہم اس کو انسٹی ٹیوٹ ہی رکھیں گے تو میری عنایت اللہ صاحب سے ریکویسٹ تو یہی ہے کہ ہم ہمیشہ ان کی بات مانتے ہیں تو میری ریکویسٹ یہی ہے کہ وہ اس کو Withdraw کر لیں ورنہ پھر گورنمنٹ مجبوراً اس امنڈمنٹ کو Oppose کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں ایک شرط پر اس کو Withdraw کروں گا کہ میری اگلی والی جو امنڈمنٹ ہے وہ انہوں نے Constitutional violation کی ہے، اس لئے میں اگلی والی امنڈمنٹ پر پھر زور دوں گا، اس پر یہ وعدہ کریں کہ وہ اگر یہ میری Interpretation اور Constitution کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس کی بات کریں، اگلی والی کو اس وقت دیکھیں گے۔

جناب عنایت اللہ: میں اس کو Withdraw کرتا ہوں، اس کو Withdraw کرتا ہوں، اس امنڈمنٹ کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be withdrawn?

Withdrawn. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 16 of the Bill, therefore, the question before the house is that Clauses 1 to 16 may stand part of the Bill?. Those who are in favour of it may say, 'Yes' and those who are against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 16 stand part of the Bill. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 17, in sub-clause (1), in paragraph (i) of the Bill. Ji, Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 17, in sub-clause (1), in paragraph (i), for the word 'Chancellor', the word 'Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa' may be substituted.

سر، میں یہ اس لئے کہہ رہاہوں کہ جو Powers کی Division ہے اس میں یونیورسٹیز کیلئے جو آپ نے جنرلی ایک سٹینڈرڈ ایکٹ پاس کیا ہوا ہے، اس میں جتنے بھی اختیارات ہیں وہ آپ نے چیف منسٹر کو دیئے ہوئے ہیں، اس ایکٹ کے تحت وہ سارے ایگزیکٹیو اختیارات آپ نے گورنر کو دیئے ہوئے ہیں، میں سلطان خان کی توجہ چاہتا ہوں اور منسٹر لاء اگر مجھے سنیں؟ تو وہ مجھے پھر بہتر جواب دیں گے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ایکٹ کے تحت آپ نے چانسلر کو جو پاورز دی ہوئی ہیں، آپ کی یونیورسٹیز کا جو ماڈل ایکٹ ہے، اس کے اندر وہ ساری پاورز چیف منسٹر کے پاس ہیں، اس ایکٹ کے اندر یہ گورنر کے پاس ہیں اور وہ ساری ایگزیکٹیو پاورز ہیں، اچھا، اس میں Constitution کا آرٹیکل 129 جو ہے وہ بڑا کلیئر ہے،

"Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and the Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister."

ایگزیکٹیو اتھارٹی پراونشل منسٹرز اور چیف منسٹر استعمال کریں گے، یہ 129 کی جو Provision ہے یہ اس کی سپرٹ کے Against ہے اور اس میں ساری ایگزیکٹیو اتھارٹی جو اس یونیورسٹی کے اندر Executive decisions ہیں، وہ سارے آپ گورنر کو دے رہے ہیں، اس لئے علیٰ وجہ البصیرت گورنر کی جگہ چانسلر کا نام لکھا ہوا ہے، چیف منسٹر کا نام لکھا ہوا ہے، لہذا آپ گورنر کو کوئی اور نام دیں، اگر آپ چانسلر کو ایگزیکٹیو پاورز دینا چاہتے ہیں تو آپ گورنر کو Patron in Chief کا نام دے دیں، اس کو

کوئی اور نام دے دیں لیکن وزیر اعلیٰ کے اختیارات جو ہیں، جو آپ کا ماڈل یونیورسٹیز ایکٹ ہے، اس کے مطابق آپ اسی کو رکھیں جو اس اسمبلی نے پہلے پاس کیا ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، مجھے تھوڑا افسوس بھی ہو رہا ہے کہ چونکہ ان کی اکثر بڑی زبردست امنڈمنٹس ہوتی ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں کہ میں حکومتی پالیسی کے اندر رہتے ہوئے امنڈمنٹس کو جتنا بھی Accommodate کر سکتا ہوں اسے کروں لیکن اس میں Unfortunately حکومت کی پالیسی یا حکومتی Stance یہی ہے کہ چونکہ اس وقت بھی زیادہ تر جو پبلک سیکٹرز یونیورسٹیز ہیں، ان میں جو چانسلر ہے وہ گورنر ہی ہے۔ سر، دوسری بات یہ ہے کہ یہ یونیورسٹیز کا جو ایکٹ ہے، تو اسلئے ہم اس بات پر Agree نہیں ہوئے تھے کہ ہم انسٹیٹیوٹ کی جگہ یونیورسٹی کا نام استعمال کریں گے کیونکہ We do not want to bring under it، اس کا اپنا جو ہم پاس کر رہے ہیں تو آج اس کا ایک اپنا Statute ہے، ہم اس کا ایک الگ Statute پاس کر کے دے رہے ہیں تو ان چیزوں سے پھر یہ Conflict میں آئے گا، تو سر، فی الحال، It can be done in the future. یہ نہیں ہے کہ آج نہیں ہو سکا تو سال بعد یا چھ مہینے بعد نہیں ہو پائے گا، اسی اسمبلی کے پاس اگر پھر آ جائے لیکن As the situation stands today تو اس میں جو ہے I would very humbly request, کہ Withdraw کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> یہ دلیل نہیں ہے کہ یہ حکومت کا فیصلہ ہے، سلطان خان بیرسٹر ہیں، آپ کا ایک ماڈل یونورسٹی ایکٹ موجود ہے اور ایگزیکٹیو پاورز جو ہیں وہ گورنر بالکل استعمال نہیں کر سکتا ہے اور میرے خیال میں اس میں کوئی Interested نہیں ہو گا، If somebody goes to the court, this act will be struck down by the court. یہ کورٹ اس کو Strike down کرے گا، یہ چانسلر کی پاورز ہیں، میں تھوڑا اس کو Read out کرتا ہوں، یہ ساری جو بھی Appointments ہیں وہ ساری چانسلر کرتا ہے، جتنے بھی Executive decisions ہیں، میں صرف آپ کو Read out کرتا ہوں کہ چانسلر کی جو پاورز اور فنکشنز ہیں، اگر آپ وہ دیکھیں گے تو آپ کو اندازہ ہو کہ Powers and duties: The Rector shall be appointed by the Chancellor اور بورڈ جو ہے وہ بھی چانسلر Appoint کرے گا اور ساری پاورز بورڈ کے پاس ہوں گی اور ساری پاورز بورڈ کے پاس ہوں گی، یعنی وہ

Originally appointing authority ہو گی، اس میں آپ نے جتنی بھی Executive powers ہیں، اس کو آپ Examine کریں، اگر آپ نے Executive powers گورنر کو نہیں دی ہوئی ہیں تو میں بالکل، آپ اس پر کہیں نا، یہاں فلور آف دی ہاؤس پر کہیں کہ اس میں ایگزیکٹیو پاورز گورنر کو نہیں دی گئی ہیں، اگر ایگزیکٹیو پاورز گورنر کو نہیں دی گئی ہیں تو پھر آپ، لیکن ساری ایگزیکٹیو پاورز گورنرز کو دی گئی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت صاحب، In fact یہ جو یونیورسٹی ہے، It`s state of the art institute. اور اس میں یہ ایک ماڈل قسم کی، Like yours` IM Sciences ہے، GIK ہے اور اس میں فارن یونیورسٹیز ہیں آسٹریا کی چار پانچ، اور اس کے اندر بھی ممبرز ہیں، اس کی سٹیرنگ کمیٹی کے، اور اس پر گورنمنٹ کا یہ تھا، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا، Because اس وقت میں منسٹر تھا تو یہ تھا کہ اس کے کورسز وہاں سے آئیں گے، یہ اپلائیڈ سائنسز کی یونیورسٹی ہے اور یہ دوسری یونیورسٹیز میں ہم اس کو کر نہیں سکتے تھے، اس لئے ہم نے اس کو Separate university کیا اور اب اس کا جو ایکٹ ہے، یہ Separate طریقے سے بن رہا ہے تاکہ اس میں بھی کسی قسم کی Political interference نہ ہو سکے کیونکہ آسٹرین یہ مانتے بھی نہیں ہیں، جو انہوں نے ایم او یوز کئے ہیں، Agreements کئے ہیں جو کہ یہ Dual Degree programme ہے اور اس میں آسٹرین جو ہیں، ایک ڈگری آسٹریا کی ہو گی، ایک یہاں کی اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کے لیکچررز جو ہیں وہ بھی آسٹریا سے آئیں گے اور پاکستانی لیکچررز بھی Train ہو رہے ہیں، So, it's a different institute, it`s not like other institutes، ہم نے اس کو Separate یونیورسٹی کیا۔ جی، لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! یہی آپ نے بھی چونکہ، Sir, you have remained as a Minister for Higher Education, تو آپ کو Personally پتہ بھی ہے لیکن سر! I want to remove these reservations expressed by honourable Inayatullh Sahib، سر! اب اگر آپ دیکھ لیں، یہ جو ایگزیکٹیوز پاورز کی بات کر رہے ہیں تو ایگزیکٹیوز پاورز چانسلر کے پاس نہیں ہیں، اس ادارے میں صرف چانسلر نہیں ہے، Sir, Chancellor heads the Board of Governors. اور بورڈ آف گورنرز جو ہے اس کی پاورز زیادہ تر سپر وائزری ہیں، Approvals کی بھی کچھ ہیں لیکن زیادہ تر سپروائزری ہیں۔ سر! اس میں ایک دوسرا ادارہ ہے، اس کا نام ہے ایگزیکٹیو کونسل، تو ایگزیکٹیو کونسل کو جو ہیڈ کر رہا ہے وہ ریکٹر ہے، تو زیادہ تر ایگزیکٹیو فنکشنز

ایگزیکٹیو کونسل کے Through ہوں گے تو Sir, I want to assure honourable Inayatullah کہ اس میں صرف یہ ادارہ نہیں ہے، بورڈ آف گورنرز ہے جو چانسلر ہیڈ کر رہا ہے، ایگزیکٹیو کونسل ہے، اکیڈیمک کونسل ہے، بورڈ آف فیکلٹیز ہے، بورڈ آف سٹیڈیز ہے، سلیکشن بورڈ ہے، ایڈوانس سٹڈی اینڈ ریسرچ بورڈ ہے، فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی ہے، سلیکشن کمیٹی ہے، یہ ساری پاورز جو ہیں یہ الگ الگ ان کو دی گئی ہیں اور جس طرح آپ نے درست فرمایا, This is the state of the art, this is going to be a state of the art institute. اور یہ ایک Unique institute ہو گا، And this will, when it comes full fledge to our province، میرے خیال میں سر، We will all be proud of it. اور ہم یہ دروازہ بند نہیں کر رہے ہیں، The door is going to be opened, if there are any good suggestions in the future، جو امنڈمنٹس لانا چاہتے ہیں، We will be opened to it. لیکن فی الحال اس کو آپ، میں ریکویسٹ یہ کروں گا، آنریبل ہیں، Experienced ہیں، بڑے سمجھدار ہیں، بڑے Descent ہیں، بہت زیادہ، یہ Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! سچی بات یہ ہے کہ میں نے بل پڑھا ہے اور جو بورڈ کی پاورز ہیں وہ ساری ایگزیکٹیو پاورز ہیں اور بورڈ کو گورنر ہیڈ کرتا ہے اور آرٹیکل 129 بڑا کلیئر ہے کہ گورنر کے پاس ایگزیکٹیو اتھارٹی اب نہیں رہی ہے، میں آپ کے اس ہاؤس کا ممبر ہوں اور لیجسلیشن کے اندر میرا کام یہ ہے کہ میں آئین و قانون اور قاعدے کے مطابق Input دوں، میرے خیال کے مطابق اور میری Understanding کے مطابق خوشدل خان وکیل ہیں، وہ بھی اس پر بات کریں گے کہ یہ Constitution کے Against ہے، ایگزیکٹیو اتھارٹی آپ گورنر کو نہیں دے سکتے ہیں، اس لئے I would stand by my point. مجھے پتہ ہے یہ حکومت پاس کر سکتی ہے، آپ کے پاس میجارٹی ہے، آپ پڑھ لیں، پوری ایگزیکٹیو پاورز بورڈ کے پاس ہیں، And Board is chaired by the Governor, and گورنر Rector کو Appoint کرتا ہے، اس کو Terminate کرتا ہے، یہ پاورز Eighteenth Amendment کے بعد پورے پاکستان کے اندر چیف منسٹرز کے پاس ہیں، یہ صرف خیبر پختونخوا ہو گا جہاں یہ پاورز آپ گورنر صاحب کو دے رہے ہیں، مجھے گورنر صاحب سے بھی کوئی ایشو نہیں ہے، میرا ایشو Constitution ہے، And Rules of Business ہے، So, I stand by

my amendment and if Khushdil Khan adds something to it, he should add and should put it to the House.

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاں جی۔

جناب سپیکر: جی، اوکے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ جو نکتہ میرے بھائی عنایت اللہ خان نے اٹھایا ہے، امنڈمنٹ لائے ہیں، یہ بہت Important ہے، بڑا اہم ہے اور ہمارے محترم سلطان محمد خان، وزیر قانون، یہ بھی بیرسٹر ہیں اور لاء سے تعلق رکھتے ہیں اور Practicing Lawyer بھی رہ چکے ہیں، It is in consistent with the Article 129. اور پھر اگر آپ Read with Article 8 of the Constitution کہ ایسی کوئی قانون سازی نہیں ہونی چاہیئے جو بنیادی حقوق کے خلاف ہو، جو اسلام کے خلاف ہو اور آئین کے خلاف ہو، تو سر، یہاں پر جو میرے بھائی نے کہا کہ جو یہاں پر بورڈ ہے، ایگزیکٹیو بورڈ اور اس کا جو ہیڈ ہے وہ گورنر صاحب ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری یہ اسمبلی، یہ ہاؤس اٹھارہویں ترمیم کے خلاف ہو کر ہم سارے اس کو یہ Invest کرتے ہیں، مطلب ہے دے رہے ہیں، تو یہ ایک اچھی بات نہیں ہو گی، ہم اس امنڈمنٹ کو سپورٹ کرتے ہیں، یہ غلط ہے، اس کو نہیں ہونا چاہیئے اور اس کو واپس لینا چاہیے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: Sir, this is a matter of interpretation، ابھی اگر یہاں پر پاورز، خوشدل خان صاحب بہتر جانتے ہیں، ہم کورٹ میں بھی رہے ہیں، ہم نے Arguments بھی کئے ہیں تو This is a matter of interpretation. ہماری Interpretation یہی ہے کہ This is not executive powers that we have given to the Governor. ہم کوئی آئین کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہیں، کوئی قانون کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہیں اور سر! Rest assured کہ اسی کے مطابق چلیں گے اور دوسرا اس میں جو وہ کہہ رہے ہیں، بورڈ آف گورنرز ہے، بورڈ آف گورنرز میں اور ممبرز ہیں، چانسلر کے پاس As such کوئی ایگزیکٹیو اختیارات نہیں ہیں۔ آخری بات میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ Even now at this very moment بہت سارے، Majority of the public sector universities, they are being headed by the Governor in

،تو ایسی کوئی اس میں his capacity as the Chancellor of those universities.
خلاف ورزی نہیں ہے، بہر حال یہ ان کی رائے ہے، میں احترام کرتا ہوں لیکن اگر یہ Withdraw نہیں
کر رہے ہیں تو پھر میرے خیال میں آپ اس کو ووٹ کیلئے رکھ دیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

کاؤنٹنگ کی ضرورت تو نہیں ہے نا، ضرورت ہے، Yes والے کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، No والے کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کریں گی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: 49 vs. 17. (Applause) Now, the question before the House is that the original Clause 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 17 stands part of the Bill. Clauses 18 to 23: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 18 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 18 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 18 to 23 stand part of the Bill. Amendment in Clause 24 of the Bill: Mr. Salahuddin, MPA, to move amendment in sub-clause (3) of Clause 24 of the Bill, Mr. Salahuddin, MPA.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir! I beg to move that in Clause 24, sub-clause (3) may be substituted for the following namely: expenditure occurred from the Institutional General Fund shall be audited by the Auditor General of Pakistan and report

thereon shall be submitted to the Assembly as having it, instead of sending it to them to the Council and to the Board; why not that audited report be prepared and presented in the Assembly? That's my all I want to actually with this amendment, if I could kindly have the attention of the Law Minister.

جناب سپیکر:لاء منسٹر، صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: If the Law Minister didn't hear me properly, I can repeat it again as I have nothing to do because….

وزیر قانون: سر! مجھے شہرام خان کہہ رہے ہیں کہ جس طرح صلاح الدین خان انگریزی میں بات کر رہے ہیں تو آپ بھی، میں نے کہا کہ یہ Accent کم از کم میری اتنی نہیں ہے، انگریزی میں کہہ دوں گا لیکن اس Accent میں، زبردست British accent میں جو وہ بات کرتے ہیں تو زبردست Accent ہے۔

جناب صلاح لدین: کنیڈین۔

وزیر قانون: اچھا Canadian accent ہے، کینیڈین ہے یا برٹش، ان کو پتہ بھی نہیں ہے، بس Accent۔ (قہقہہ)

Mr. Salahuddin: Well, that is Sir, British, as I had been.

Minister for Law: Sir, I would like to commend honourable Member and have a sense, he has been elected to this House, so, it has been his endeavor to bring an amendment and very useful amendment and just like I also said about the honourable Inayatullah Sahib, Sir, this first amendment that he wants to introduce to section 24, Sir, the only difference between our, the government stance and the Member's stance is that the report should be submitted in the Provincial Assembly, so Sir, because this is such a good recommendation, such a good amendment that the government will support honourable Salahuddin and we will support this amendment.

(Applause)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the, ji.

وزیر قانون: سر! ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر! لیکن یہ اردو میں بتادوں گا، یہ ایک ریکویسٹ ہے کہ ہم آپ کی مان رہے ہیں تو آگے آپ ہماری بھی پھر مانیں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the original amended clause 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amended Clause 24 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 25 of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, please.

Mr.Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 25, after fullstop occurring at the end, the colon may be substituted and thereafter the following new proviso may be added namely:- provided that the statutes shall have, shall be framed and duly notified within three months of the commencement of this Act. With this I mean because in this clause nothing has been given as to when how long will it take and how long should it take? It could be a month, should it be a week or should it take up to twenty years? So, time frame has not been given, that all about the time frame that at least some sort of turn and I suggest, as I suggested three months because it’s a quarter, so within a quarter of the year at least it should be notified and it should be that’s I wanted that within three months the commencement of this Act, time frame at least be given for this and I think, this is very pertinent and I hope that you will support me as well.

Minister for Law: I want to thank the honourable Member from Peshawar Salahuddin Sahib but because we do not want to restrict ourselves within time frame and may be, not may be, this will be our endeavor to deliver before this three months period, so with the utmost respect, I would like to request the honourable Member because the government is not going to support this amendment, we

do not want to restrict ourselves within time frame on this matter, so, I would request the honourable member, there are many other amendments that are coming up and I would request him to kindly withdraw this one at least.

Mr. Salahuddin: As I believe that you have been through all of them already that what I believe, so some of them, they are really pertinent and really relevant and of great importance as well. So, I would draw the request the honourable Minister to reconsider if you have been through and to we will deal with the rest and I could like withdraw some of them.

Mr. Speaker: Withdrawn.

Mr. Salahuddin: Okay, I withdraw it, Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Now, the question before the House is that the original Clause 25 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 25 stands part of the Bill. Clause 26 to 27 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 26 to 27 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 26 to 27 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 26 to 27 stand part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in sub clause (2), Clause 28 of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 28, in sub-clause (2), in the second line, after the word 'may' occurred for the first time, the words 'within one month' may be inserted. Again it`s the matter of time frame and I would this time request, last time I had to withdraw but let me make it very clear that any amendment that I bring or I propose, that is in the best interest of the nation or that of the Pakhtunkhwa, I am not brining these amendments or any changes to these, just to get fame, is for the public interest and for the interest of the government and of the House and whether it's from this side or that side, that is in the best interest of the Pakhtunkhwa, that's why I suggested.

Mr. Speaker: Law Minister.

Minister for Law: once again because I stand on the principle that we will not restrict ourselves to time frame, so, this is in fact another time frame that the honourable Member wants to insert into this statute, so, I would request because this is the same issue that we do not want to restrict ourselves, so, I would request him to withdraw otherwise Sir, we have to put it to a vote, most unfortunate, but we have to do it that way.

Mr. Speaker: Mr. Salahuddin, MPA.

Mr. Salahuddin: What I would suggest, I do not want to go through this process of voting and things I know you guys have majority, honourable Members in great number; but what I wanted, that at least it shouldn't; and I think it wouldn't be you sitting there all the time, next time, it would be sitting in there and answering and responding to others. So, in the interest of the people of the Pakhtunkhwa, if that is adopted, I would just request otherwise if not, then I withdraw.

Mr. Speaker: So withdrawn. Now, the question before the House is that the original Clause 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 28 stands part of the Bill. Clause 29 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 29 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 30 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Again thanking you Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 30, after the word 'adding', 'Comma' may be deleted and why I propose this? because if we look it the original, it says the procedure for 'adding' now 'comma' adding and again comma after to what does this mean and how would it make a difference its like a syntax structure would be disturbed, so I would

rather request that at least it's a matter of syntax nothing else and it wouldn't change anything, I know even comma means quite a lot….

<u>Minister for Law:</u> Sir, let me reply Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> Law Minister.

<u>Minister for Law:</u> Sir, I think very well-done because if a Member is reading the Bill so closely that even if he is pointing out comma and full stop and grammatical mistakes, so Sir, keeping in view the effort that the honourable Member has done, so, I would concede on this point and the government will support this amendment.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in Clause 30 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amended Clause 30 stands part of the Bill. Amendment in Clause 31 of the Bill: Mr. Salahuddin, MPA, to please move the amendment for deletion of sub-clause (2), Clause 31 of the Bill.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Mr. Speaker. Again, I beg to move that in Clause 31, sub-clause (2) may be deleted and the reason for that being that as we look at the 31, sub-clause (1), it says_ authorities and other bodies of the institute may make rules then why we will have to say the same that executive council may make rules because we have said authorities and bodies may make rules. So, it is just duplication and it's just redundant that's the only thing I would like to suggest, it's redundant…

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, please; Law Minister, please.

<u>Minister for Law</u>: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, with the utmost respect, the government would be opposing this amendment and the reason is that because in 31, sub-clause (2), we have given the executive council the powers to make rules, if felt necessary. So, I think this is a prudent power that has been given to the

executive council and if we take this away, if we accept the amendment brought about by the honorable Member, so in a fact we would be nullifying the powers given under section 20 of this Bill that we have already passed. So, most respectfully, the government will be opposing this amendment. So, if the honorable Member can withdraw it, we will be thankful.

Mr. Speaker: Mr. Salahuddin, MPA.

Mr. Salahuddin: While this time as he had requested, I would concede this as well and withdraw this amendment.

Mr. Speaker: The motion before the House is, withdrawn. The question before the House that original Clause 31 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 31 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in schedule-1 of the Bill.

Mr.Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in schedule-1, in Part-A, in item 2, in paragraph (a), for the word 'good', the word 'excellent' may be substituted and let me explain this a little bit as well, that when we talk of 'good' members sitting here, all of us are good but when we talk of excellence, then excellent could be the Law Minister because everybody all of us are good but we want the top one for that, so, 'good' is just being generalized and 'excellent' would be the one, particular one, which has outstanding, something outstanding that could be any one, that could be the Law Minister, that could my colleagues, sitting next to me, but if we talk of 'good' then 'good' means all of us, all of us are good. So, this be substituted by the word 'excellent'.

Mr. Speaker: Law Minister, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, the spirit behind the amendment is in principle, it is not a bad, it is in good spirit and it`s in good principle that we should have the best person for the job, but having said that we are not baring anyone who is excellent, you know Sir, being appointed here, so we are not baring anyone who is categorized that excellent, from being appointed, we are just setting a minimum standard of good. So, if there is somebody who is good, so he or she can be appointed, and by that

doesn't bar anyone having an excellent record, from being appointed. So, definitely, if there are two individuals, one having the tag good and the other having the tag excellent, so, obliviously Sir, the tag holder of excellent would be considered for the job but let us not just restrict it to this excellent word, good is also good enough and obliviously if there is some body excellent, we can also, we will have to consider that person for this. So, the government will not be supporting unfortunately, we will not be supporting this amendment and yet again I will make request to the honourable Member.

جناب سپیکر: مسٹر صلاح الدین، ایم پی اے صاحب۔

Mr. Salahuddin: Well, as I mentioned earlier, my intension was good and will always be, and this 'excellent' would categorize like, suppose as I said that so many all of them could be good but the word 'good' has been categorized and that is for this very purpose because why we have these great good, better, best? and why not to have the best one, why not to have the excellent one? that out of four or five or six, doesn't matter how many they would be, the one who is excellent, the only he would be appointed, so, that all my intention is all about this matter.

Mr. Speaker: So, withdrawn?

Mr. Salahuddin: So, I would rather request the honourable Law Minister that excellent is just a category, the one who is at the top because of this excellence, he may be appointed and I would withdraw on the next one but please do consider it and it`s not for me, that's for the entire province, I would just again request, despite the fact that he is signing, giving me an indication that he wouldn't support but I would rather request.

Mr. Speaker: So, from me, then I will put it to vote.

Mr. Salahuddin: Yes Sir.

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: Shall we count? No need of, the amendment is dropped. Second amendment in schedule-1 of the Bill: Mr.

Salahuddin, MPA, to please move his second amendment in schedule-1 of the Bill. Mr. Salahuddin MPA.

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, before even going through this one, I would just withdraw. (Applause)

Mr. Speaker: Good. The question before the House is that the original schedule-1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'..

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Schedule-1 stands part of the Bill. "Passage stage" Schedule-II of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in schedule-II of the Bill, therefore, question before the House is that schedule-II may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The schedule-II stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur سے متعلق مسودہ قانون مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Science and Technology Haripur Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Science and Technology, Haripur Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 8.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ اس کیلئے اجازت جی۔

جناب سپیکر: یہ اس پہ اپوزیشن سے عارف صاحب نے اجازت دی تھی، عارف احمد زئی صاحب نے یہ بل Introduce کرنے میں،

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی عمارتوں کا انتظام، کنٹرول اور حوالگی مجریہ 2019 کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: The motion for leave to introduce the Bill. Mr. Arif, MPA, to please move the motion for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management, Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Muhammad Arif: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management, Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honourable Member may be granted leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی عمارتوں کا انتظام، کنٹرول اور حوالگی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Mr. Muhammad Arif, MPA, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Muhammad Arif: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. The honourable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Privilege Motion: Mr. Munawar Khan, MPA, to move his privilege motion No. 15, in the House.

جناب منور خان: تھینک یو، سر۔ یہ میری پریولج موشن ہے، میں نے ڈی سی بنوں کو درخواست دی تھی کہ 165 ریونیو ایکٹ کے تحت ایک انتقال کو Renew کریں، ڈی سی بنوں نے برائے Opinion اس کو سیکرٹری ریونیو کو ارسال کیا، سیکرٹری ریونیو نے برائے Opinion اس کو لاء ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کیا اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے Opinion دیا کہ یہ اسے Renew کر سکتے ہیں لیکن جب ڈی سی بنوں سے میں نے رابطہ کیا تو جواب میں ڈی سی نے بڑے گستاخانہ الفاظ میں، سر، میں ذرا لاء منسٹر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں، تو ڈی سی نے گستاخانہ الفاظ میں یہ کہا کہ مجھے پتہ ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہو رہا ہے، تو ذرا لاء ڈیپارٹمنٹ یہ وضاحت کرے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں، مجھے بھی پتہ نہیں ہے لیکن جہاں تک میں نے اس پہ اپناوہ کیا تو مجھے لگ رہا یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ لاء۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اس کو پڑھ لیں، اس کو پورا کریں۔

جناب منور خان: ہاں جی، کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں سارے کرپٹ لوگ بیٹھے ہیں۔ اسی گستاخانہ لہجے اور قانونی طریقے سے Renew نہ کرنے پر میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، ایک چیز ڈی سی نے For opinion سیکرٹری ریونیو کو بھیجی، سیکرٹری نے مزید Confirmation کے طور پر لاء ڈیپارٹمنٹ سے Opinion لیا کہ ڈی سی صاحب بنوں نے یہ Opinion مانگا ہے۔ کیا یہ ہم جو Opinion دے رہے ہیں یہ Legally ٹھیک ہے؟ تو لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس پر Opinion دیا کہ بالکل ہم Agree کرتے ہیں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا جو Opinion ہے، لیکن جب میں نے ان کے ساتھ رابطہ کیا تو انہوں نے اس قسم کے گستاخانہ الفاظ سارے لاء ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں کرپٹ لوگ بیٹھے ہیں اور اسی طرح کا Opinion دیا کرتے ہیں،

جناب سپیکر! تو میں اسی وجہ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ استحقاق کمیٹی کو بھیجیں، اگر لاء منسٹر اس کے بارے میں تھوڑا وضاحت کریں کہ واقعی اس قسم کے لوگ بیٹھے ہیں؟

Mr. Speaker: Law Minister, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں اس ایشو سے آج ہی واقف ہوا ہوں اور میں آج منور خان صاحب سے ملا بھی ہوں، ہم نے یہ ایشو ڈسکس بھی کیا۔ سر! اس میں میری آنریبل ممبر سے ایک ریکویسٹ ہے کہ اگر یہ چاہتے ہیں، اگر یہ نہیں چاہتے تو Obviously یہاں پہ ایک Principle، لاء تو نہیں ہے، رول تو نہیں ہے لیکن چونکہ ہم سب اس اسمبلی کے اندر کولیگز ہیں اور ہم سب کی، اگر کوئی منسٹر ہے یا کوئی اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے یا کوئی ٹریژری بینچز پہ ہے تو ہم نے اس ہاؤس کی عزت، اس ہاؤس کے وقار، اس ہاؤس کی Dignity، اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر خواہ وہ اپوزیشن سے ہو، خواہ وہ ٹریژری سے ہو، خواہ وہ خواتین ممبران ہوں خواہ وہ بینارٹی کے ممبران ہوں، تو وہ سب اس صوبے کے، یہ سب سے اعلیٰ ادارہ ہے جہاں آج اس ایوان میں ہم بحث کر رہے ہیں، تو ہماری ایک Tradition ہے کہ جو بھی ممبر پریولیج لاتا ہے تو وہ پریولیج کمیٹی میں جاتا ہے لیکن میں پھر ایک ریکویسٹ کروں گا، I will leave it to the honourable Member کہ وہ جس طرح چاہیں، میں نے آج ڈی سی بنوں سے بات کی ہے، جیسا کہ منور خان صاحب نے ان کے بارے میں جو Complaint کی ہے تو DC Bannu will be coming to my office on Monday اور میں منور خان صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ایک بجے کا ٹائم ہے، ڈی سی بنوں میرے آفس میں آئیں گے، منور خان صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ بھی میرے آفس، یہ ان کا اپنا آفس ہے، ہر ایک ممبر کا وہ آفس ہے، وہ غیر متنازعہ جگہ ہے، ادھر ایسی کوئی بات نہیں، تو میں ریکویسٹ کروں گا وہ بھی Monday کو ایک بجے آ جائیں، اس کے بعد بھی اگر وہ Feel کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا ہے تو Definitely، اب بھی میں سپورٹ کر رہا ہوں، ان کو پھر بھی میں سپورٹ کروں گا لیکن اگر میرے خیال میں اس پر بیٹھ جائیں، بات کر لیں اور مسئلہ ختم ہو جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو، میرے خیال میں جس Polite طریقے سے لاء منسٹر نے بات کی ہے، سر! میں اس کو کیسے Ignore کر سکتا ہوں، تو ٹھیک ہے اس کو فی الحال پینڈنگ رکھیں۔

جناب سپیکر: اوکے، یہ پینڈنگ کر دیں۔ کال اٹنشنز ہیں، ایک دو لے لیتے ہیں۔ جی، اکرم خان درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): پچھلے دنوں بحث ہوئی تھی، وہاں پر دو مسئلے تھے، ہمارا ایک مسئلہ تھا بلین ٹری کا، اس پہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے وہ نوٹیفکیشن بھی کیا اور وہ ہمیں مل بھی گیا ہے اور ایک بی آر ٹی کا تھا، تو آپ نے اس پہ کہا تھا کہ چونکہ اس میں قانونی تقاضے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر لوکل باڈیز، پلیز آپ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب! آپ نے کہا کہ چونکہ ایک قانونی ضرورت ہے کہ اس میں موشن آپ لائیں گے، ابھی موشن عنایت اللہ خان نے تیار کی ہے تو پلیز آپ اس کو Allow کریں کہ وہ موشن ہم پیش کر لیں اور پھر اس کیلئے بھی اسی طرح نوٹیفکیشن، وہ کمیٹی بن جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ بڑے عرصے سے اس ہاؤس میں یہ چیز چل رہی ہے، منسٹر لوکل باڈیز، آپ نے اس سے پہلے بھی یہاں بات کی تھی کہ میں پارلیمنٹری لیڈرز کو اور یا اپوزیشن کو میں بریفنگ دوں گا Regarding بی آر ٹی، اور ابھی بی آر ٹی کے اوپر ایک پارلیمانی کمیٹی بنانے کیلئے موشن لا رہے ہیں، عنایت صاحب اپوزیشن کی طرف سے، آپ کیا Respond کرتے ہیں؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر! میں بالکل اپنی بات پہ ابھی بھی قائم ہوں کہ اگر یہ چاہتے ہیں ہم ان کو بالکل بریفنگ دے سکتے ہیں، اس میں کوئی قدغن نہیں ہے، اگر ہم سب کو دے رہے ہیں تو بالکل ان کو بھی دیں گے، اور عنایت اس کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جہاں تک پارلیمانی کمیٹی کی بات ہے تو میرے خیال سے اس کی ضرورت، At this point of time نہیں ہے کیونکہ اس کو گورنمنٹ بھی دیکھ رہی ہے، اس کو ایشین ڈویلپمنٹ بینک بھی دیکھ رہا ہے، اس کو ہائی کورٹ بھی دیکھ رہی ہے، اس کو نیب نے بھی کیا لیکن ہائی کورٹ میں بھی فی الحال Already اس پہ کام چل رہا ہے۔ جہاں تک ان کے Concerns ہیں کہ پراجیکٹ کیا ہے، کیا نہیں ہے؟ We can always, we are open and، ہم ان کو بالکل بریفنگ دے سکتے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا، میری آفر ابھی بھی اوپن ہے، آپ جب چاہیں ہم Coordinate کر لیں گے، ان کو بریفنگ دے دیں گے، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس میں کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے، مطلب یہ پوری سٹی کا پراجیکٹ ہے، پورے صوبے کا تو اس میں ہم اس کو کیوں چھپائیں؟

ایسی کوئی بات نہیں ہے، تو اگر یہ چاہیں تو ہم ان کو بریف کر سکتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر ان کے کوئی Concerns ہیں تو ہم ان کو ایڈریس کر دیں گے، اگر ان کا کوئی Input ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ایجنڈا آئٹم بھی ہے اور اس پہ ڈسکشن بھی ہو گی، اس پہ منسٹر لوکل باڈیز بریف بھی کریں گے اور پھر اگر کمیٹی کی ضرورت ہوئی تو اس وقت یہ بات کی جا سکتی ہے۔ جی درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! یہاں پر لاء منسٹر بھی بیٹھے ہیں اور میرے محترم شہرام خان بھی بیٹھے ہیں، آپ دونوں کی وہ کمٹمنٹ نکالیں، آپ نے کل نکالی ہے، وہ رولنگ جو انہوں نے یہاں پر کی کہ ہم دونوں Agree ہیں کہ اس کیلئے پارلیمانی کمیٹی بنا دیں، اور پھر اس میڈیا نے جو یہاں پر بیٹھا ہے انہوں نے کل اخبارات کی شہ سرخی، مین سرخی لگائی ہے کہ گورنمنٹ اپوزیشن کے مطالبے پہ رضامند ہوئی ہے اور بی آر ٹی کیلئے پارلیمانی کمیٹی کا متفقہ فیصلہ ہوا۔ ابھی یہی تو ہم رو رہے ہیں کہ ایک دن وہ یہاں پر ہمارے ساتھ اسی طرح ایشورنس دیتے ہیں، کمٹمنٹ کرتے ہیں، اگر اس میں کوئی بات چھپانے والی نہیں ہے، جس طرح شہرام خان کہہ رہے ہیں، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات چھپانے کی نہیں ہے، ان کے پاس سب جگہوں کا بہت بڑا پاس ہے، ان کے پاس نیب کا بھی بہت بڑا پاس ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کر رہے ہیں، ان کے پاس خود بھی، میں ہائی کورٹ کا احترام کرتا ہوں، ہائی کورٹ کا بھی ہے لیکن میرے بھائی کے پاس اس فورم کا کوئی لحاظ نہیں ہے کہ یہ بھی اس کے قابل ہے کہ کہاں پہ غلطی ہوئی اور یہ فورم بھی اس کی نشاندہی کرے، میرا تو خیال تھا کہ یہ خود Agree کریں گے کہ پارلیمانی کمیٹی بن جائے، چونکہ اس کے یہ بھی ممبر ہیں، تو بجائے کہ آپ اپنی صوبائی اسمبلی کو عزت دیں، اس کو اوّلیت دیں اور اس کے بجائے آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ تو ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر دن کو بنائی جا رہی ہے اور رات کو توڑی جا رہی ہے، کبھی اخبارات میں خبر آتی ہے کہ بسیں اس میں جا سکتی ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ نہیں جا سکتی ہیں، کبھی اخبارات میں آتا ہے کہ اس میں موڑ ہیں، موڑنے کیلئے کبھی آتی ہے کہ نہیں ہے، ابھی ویڈیو موجود ہے کہ رات کے وقت میں جو تیار وہاں پر سٹرکچر ہے، جنگلوں کو اکھاڑا جا رہا ہے، ان کو توڑا جا رہا ہے تو میرے خیال میں جی پلیز شہرام خان تو ہمارے بڑے وہ شخص ہیں جن کو ہم یقیناً اپنی کارکردگی پہ ہمیشہ داد بھی دیتے ہیں، مجھے توقع بھی نہیں ہے کہ وہ ہم سے کچھ چھپائیں گے، اگر نہیں چھپا رہے ہیں تو پلیز آپ کمیٹی کیلئے ابھی اٹھیں، آپ نے ہم سے نام لئے ہیں، میرے لاء منسٹر صاحب! آپ ذرا مجھے توجہ

دے دیں، آپ کو میں نے نام دیئے ہیں، آپ نے مجھ سے مانگے اور میں نے آپ کو اپوزیشن کی طرف سے نام دے دیئے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ نام ہیں، آپ میرے پاس آئے کہ پی آر ٹی کیلئے آپ نام دے دیں، میں نے آپ کو کمیٹی کیلئے نام بھی دے دیئے اور آپ نے سیکرٹری صاحب کو دیئے، اس کے بعد ہمیں وہ کس طرح وہاں پر بریفنگ دیں گے، کاغذوں میں جو میں موقع پہ جو کچھ دیکھ رہا ہوں کہ ابھی بریفنگ کی وہاں پر کیا ضرورت ہے؟ جس کا تقریباً تیس مرتبہ ڈیزائن تبدیل ہوا، اتنے بڑے بڑے Pillars بنائے ہیں جس پہ ہم جہاز کو بٹھائیں گے اور خدانہ کرے کوئی مسئلہ ہو تو ادھر سے اٹھائیں گے، مطلب یہ ہے کہ شہرام خان آپ کی، آپ کے منسٹر کی ہمارے ساتھ کمٹمنٹ ہے، ریکارڈنگ موجود ہے، ہم تو یہی چاہیں گے، باقی ہم تو یہی تصور کریں گے کہ آپ اس کمیٹی سے ابھی پیچھے ہٹ گئے ہیں اور کل اخبارات کی شہ سرخیاں ہوں گی اور وہ لکھیں گے کہ جو کمٹمنٹ گورنمنٹ نے کی تھی وہ اپنی کمٹمنٹ سے واپس ہو گئی ہے، تو پھر تو ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے، یہ بھی ساتھ ہو گا، تو مجھے توقع ہے کہ ابھی اٹھ کر وہ مجھے یہی جواب دیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ Agreed ہیں اور میں شہرام خان سے یہی توقع رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کسی اور بات کی توقع نہیں رکھتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر، شہرام خان۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> شکریہ جی، یہ ایک آنریبل اپوزیشن لیڈر ہیں، دیکھ ادھر رہے تھے اور بیان کہیں اور کر رہے تھے، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ، اچھا ان کو، (مداخلت) میں اس طرف بولوں گا آواز اس طرف جائے گی ان شاء اللہ، بہر حال That was on the lighter note، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم اپنی بات پہ کھڑے ہیں، میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا اور اب ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ہم آپ کو بالکل اس پہ آپ ڈیبیٹ بھی کریں، اس اسمبلی میں ڈیبیٹ کریں، یہاں پہ اوپن ڈسکشن ہو، جس کے جو Concerns ہیں وہ کوئسچن Raise کرے۔ چونکہ میرا ڈیپارٹمنٹ اس کو Construct کر رہا ہے تو میری Responsibility ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے کیبنٹ ممبر کی حیثیت سے بھی کہ میں ریسپانڈ کروں، نمبر ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس پہ بھی ان کی تسلی نہیں ہوتی تو باقاعدہ آپ کی چیئرمین شپ میں ہم ان کو بریفنگ دے سکتے ہیں جس میں ہماری ٹیم آئے گی، ان کو بتائے گی اور ان کو بریف کرے گی کہ یہ جو غلط فہمیاں ہیں کہ پتہ نہیں اخبار میں آیا کہ اس کو ہٹا دیا، اس کو گرا دیا، ایک آدھ غلطی انہوں نے یہ کی کہ میڈیا کو انہوں نے Onboard نہیں کیا تا کہ وہ جو کر رہے تھے،

تو بجائے یہ کہ ایک وہ اچھا کام کر رہے تھے لیکن وہ Negative چلا گیا، وہ ایک آدھ جگہ پہ تھا، وہ چھوٹا سا تھا، کوئی دس میٹر کی بات بھی نہیں تھی، تو اس طرح کی غلط فہمیاں جناب سپیکر، میرے خیال میں ایک ڈیبیٹ ہو جائے، اس پہ کھل کر بات کریں، جن کے جو بھی Concerns ہیں ہم ایڈریس کریں گے اور میرے خیال سے ہم تو اس اسمبلی کو عزت دے رہے ہیں، ہم کچھ چھپا نہیں رہے، ہم تو کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ اوپن ڈسکشن کریں، ڈیبیٹ کریں، آپ اپنے Concerns بتائیں، اس فلور پہ ہم ان کو ایڈریس کریں گے، ہم ان کو جواب دیں گے اور یہ کسی کا کوئی ذاتی منصوبہ نہیں ہے، گورنمنٹ کے پیسے ہیں گورنمنٹ لگا رہی ہے، ایک پراجیکٹ ہے اور اس کو Utilize کیا جا رہا ہے، تو وہ آج بھی ہے، کل بھی ہے اور ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو جائے تو ان کی بھی جو Quires ہیں جو کوئیچز ہیں تو وہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اگر اس وقت تک ان کی تسلی نہ ہوئی تو پھر آگے کیبنٹ کمیٹی یا پارلیمنٹری کمیٹی جو بھی ہے پھر اس پہ بھی نظر ثانی کی جا سکتی ہے لیکن At this point of time اس کی مجھے کوئی ضرورت نہیں لگ رہی کیونکہ اگر یہاں پہ ڈیبیٹ ہو سکتی ہے کہ جو بھی Concerns ہیں وہ ہم سن کر ان کو اگر ایڈریس کر رہے ہیں تو میرے خیال سے وہاں تک بات جائے گی نہیں، ہم جو آخری کام ہے وہ ہم پہلے کر رہے ہیں، جو پہلے کام ہے وہ پہلے کر لیں تو میرے خیال سے بہت ساری چیزیں کلیئر ہو جائیں گی And I hope that they will satisfy the opposition Leader.

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب! میرے خیال میں اس کو ایجنڈے پہ ہم Early dates پہ لے آتے ہیں، آپ نے تو بالکل اس کو End پہ رکھا ہے لیکن پہلی Dates پہ لے آتے ہیں اور یہاں اس پہ بحث ہونے دیں تاکہ کھل کر سارے ممبر بات کریں، جس کے پاس جو اعداد و شمار ہیں وہ لے آئیں، اس کے بعد فیصلہ کر لیں کہ اگر اس کے اوپر مزید کمیٹی کی ضرورت ہے تو اس پہ پھر بات کر لیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: سپیکر صاحب! ڈسکشن تو اس پہ ہوئی ہے اور اس ڈسکشن کے حوالے سے مجھے جواب دیا گیا ہے اور اسی لئے ہم نے آخری ایجنڈے پہ کیا کہ اگر یہاں وہ نوٹیفکیشن ہوتا ہے تو پھر ڈسکشن کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے سامنے جو بات ہوئی، ہم نے اسے نمبر ون پہ رکھا تھا، پھر نمبر ون سے ہٹا کہ آخر میں رکھا اور اسی بنیاد پہ کہ چونکہ اس پہ ڈسکشن ہوئی ہے، ابھی وہ مجھے بریفنگ کس پہ دیں گے؟ جس پہ میرا اعتراض ہے کہ آپ نے غلط کام کیا ہے، آپ اس بندے کو میرے سامنے کھڑا کریں گے جس پہ پورے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس میں بہت زیادہ نقصان کیا ہے، جب میری کمیٹی بنے گی تو میں تو اپنے ٹیکنیکل لوگوں کو لاؤں گا اور میرے ساتھ اس کمیٹی میں اپوزیشن کی طرف سے ریٹائرڈ چیف انجینئر

یااس قسم کے سینیئر ریٹائرڈ لوگ ہوں گے اور آپ جب مجھے جواب دیں گے تو میرا جو ٹیکنیکل آدمی ہے، وہ اس پہ اپنا انگوٹھا رکھے گا کہ یہاں پر اس میں نقصان ہوا ہے، نقصان تو ابھی بھی ہو رہا ہے، ایک مہینہ بارشیں ہوئی تھیں، بیس بسیں آئی ہیں، ان کو کھڑا کرنے کیلئے کوئی جگہ نہیں، حیات آباد میں چار دیواری میں کھڑی ہیں، ان کی چھتوں پہ اتنا پانی کھڑا ہے، ان کی سیٹوں میں اتنا پانی اندر گیا ہے کہ جب تک یہ چالو ہوں گی تو وہ بسیں چلنے کے قابل نہیں ہوں گی اور ہمیشہ طریقہ یہ رہا ہے کہ جب گورنمنٹ کی بسیں کہیں کھڑی ہوتی ہیں تو ان کا نہ پھر ٹائر رہتا ہے نہ ان کا انجن رہتا ہے اور مجھے یہ بھی شک ہے کہ وہاں پر نہ ان کی کوئی دیکھ بھال اس طرح ہے نہ ان کیلئے کوئی چھت ہے کہ اس کے نیچے وہ بسیں کھڑی کریں۔ ابھی آپ کے پاس بسوں کیلئے چھت نہیں ہے کہ آپ کھڑی کریں، آپ کے پاس کوئی جگہ نہیں ہے سپیکر صاحب! آپ حیات آباد میں میرے ساتھ ابھی جائیں اور ان خوبصورت بسوں کا آپ ذرا نظارہ دیکھیں کہ ان بسوں کا ابھی کیا حال ہے؟ اگر آپ کی اس ٹیم نے جو آپ کی ذمہ دار ہے، اس نے بسیں تو منگوائیں لیکن بسوں کیلئے کوئی چادر کا انتظام نہیں کیا، دوبارہ آپ مجھے اسی پہ بریفنگ دیں گے اور میں اس کیلئے بیٹھا رہوں گا جس پہ میرا اعتراض ہے، پلیز شہرام خان اگر مانتے ہیں، ہم تو ریکویسٹ کر سکتے ہیں، زبردستی تو میرا کام نہیں ہے لیکن میں یہ سمجھوں گا کہ آپ مجھ سے حقائق چھپا رہے ہیں اور جب یہ اسمبلی ہوگی، میں کھڑا ہوں گا، اپوزیشن کھڑی ہوگی، بی آر ٹی پہ بات ہوگی، آخر میں ہم مجبور ہوں گے کہ سارے اپوزیشن ممبران جائیں گے، میڈیا کو لے جائیں گے اور ان بسوں کو میں دکھاؤں گا کہ آؤ ان بسوں کو دیکھو کہ ان بسوں کا کیا حال ہے؟ آخر میں ہم مجبور ہوں گے کہ اپنے ٹیکنیکل لوگوں کو وہاں پر ہم خود لے کر جائیں گے اور پھر اس کی رپورٹ جو ہے، ابھی جب بارشیں ہوئیں، میں نے اپوزیشن ممبروں کا وہاں پہ کھانا کیا تھا تو پشاور شہر کے میرے اپوزیشن کے ممبرز پانی کی وجہ سے میرے گھر نہیں آسکے اور ان میں نگہت بھی شامل ہے، یہ سارا پشاور ڈیم بن گیا تھا، وہاں پر جو بزنس تھا اس Route پہ یونیورسٹی ٹاؤن اور ادھر جی ٹی روڈ سے لے کر وہ لوگ منتقل ہوئے وہاں پر رنگ روڈ پہ، جو قیمتیں ہیں وہ نیچے گر گئیں، وہ قیمتی املاک جو تھیں وہ ابھی اس طرح ہو گئیں کہ وہاں پر لوگ جو ہیں روزانہ ہمارے پاس آتے ہیں، ایک ہے گورنمنٹ، جس کے پاس لوگ آتے ہیں، دوسری اپوزیشن، ہمارے پاس مظلوم لوگ آتے ہیں اور ہمیں اپنی بات پہنچاتے ہیں تو پھر ان کی بات ہم ادھر کرتے ہیں، پشاور کے یہ سارے شہری ہمارے پاس آتے ہیں کہ خدارا اس بی آر ٹی کا کچھ کریں، اس نے تو ہمارا بیڑا غرق کیا اور یہاں پر جو میرے بھائی پشاور کے ہیں وہ تو حکومت کی وجہ سے بات

نہیں کر سکتے، ورنہ ان کے گھروں میں بھی وہ لوگ بیٹھتے ہیں، یہاں پر میں سب کو، سب کے ساتھ ہماری دوستی ہے، میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھروں میں بھی میرے گھر کی طرح لوگ آتے ہیں تو اس نے پورا سسٹم تباہ کیا ہے، پشاور کا سیوریج سسٹم نہیں ہے، گرد و غبار ہے اور یہ ٹائم پہ ٹائم لے رہے ہیں۔ ابھی بھی چیف منسٹر صاحب کی بات تھی کہ 23 مارچ پہ میں کروں گا اور شوکت یوسفزئی صاحب میرے بھائی ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ نہیں اس میں مزید کوئی تاریخ فائنل نہیں ہے، اس میں مزید بھی، ٹی وی چینل پہ وہ بات کر رہے تھے، میں سن رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ تو بہت بڑا لمبا کام ہے، سالوں کے سال چلے گا، تو خدارا شہرام خان! آپ کو جس طریقے سے میں نے دیکھا ہے، میں نے پڑھا ہے، آپ کی کون سی مجبوری ہے کہ آپ میری بات پہ نہیں آ رہے ہیں؟ آپ ایک ایماندار آدمی ہیں، آپ کی اپنی زندگی ہے، وہاں پر آپ کا پورا خاندان میں دیکھ رہا ہوں تو میرے خیال میں آپ سے میری یہ توقع نہیں ہے کہ آپ مجھ سے کچھ چھپائیں گے، یا تو مجھے صاف انکار کریں کہ نہیں، یا پھر اگر آپ تائید کرتے ہیں تو بسم اللہ، دو باتیں ہیں، آپ اٹھیں اور مجھے بتا دیں کہ اس پہ میرا آپ کے ساتھ اتفاق نہیں ہے، دوسرا مجھے پھر یہ بتا دیں کہ میری یہ مجبوری ہے ابھی میں یہ نہیں کر سکتا، تو پھر ہم کسی نہ کسی ذریعے پہ ابھی جائیں گے اور باہر اسمبلی سے پھر ہم کوئی طریقہ نکالیں گے کہ پشاور کے شہریوں کو ہم کال دے دیں، ان کو نکالیں گے، پورے صوبے کے لوگوں کو ہم کال دے دیں گے، ان کو نکالیں گے، ہمیں اس پہ مجبور نہ کریں کہ اس فلور کے علاوہ ہم کوئی اور راستہ ڈھونڈیں، تو میں ایک بار پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب! آپ کے پاس ساری باتیں موجود ہیں اور آپ نے میٹنگ میں مجھے کہا کہ اس میں سیکرٹری صاحب نے کہا کہ صرف اتنا ہے کہ آپ موشن لائیں گے، قانونی تقاضا پورا ہو جائے گا اور ان شاء اللہ میں کر لوں گا، باقی ہماری کوئی زبردستی نہیں ہے، ہم تو صرف آپ کے سامنے بات رکھتے ہیں، ریکویسٹ کر سکتے ہیں، اپوزیشن کا یہ کام ہے اور باقی اختیار جو ہے اوپر خدا ہے اور نیچے اس حکومت کا ہے، جس طریقے سے یہ چاہتے ہیں لیکن میری آخری بات ہے کہ یا 'ہاں' کریں یا 'ناں' کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں درانی صاحب، ہم نے موشن کا اس لئے کہا تھا کہ موشن کے بغیر تو وہ کمیٹی بن ہی نہیں سکتی اور جب موشن پیش ہو گی تو Government will respond کہ وہ اس کو بنائے گی یا 'یس' کرے گی یا 'نو' کرے گی So, then we can form the parliamentary committee , Shahram Khan, last words.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال سے اپوزیشن لیڈر بات کر گئے ہیں، بڑی کلیئر ہے، ایک تو یہ Clarity ہونی چاہیئے کہ آپ پورے صوبے کو بلائیں، پورے پشاور کو بلائیں، دس بندے بٹھائیں یا ایک بندہ بیٹھے، ہم بات سیدھی کریں گے، کلیئر کریں گے، یہ بالکل Clarity ہے اس میں، اور یہ پورے ہاؤس کو اور جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ میرا بھی پتہ ہے، میری فیملی کا بھی پتہ ہے اور میرے کام کے انداز کا بھی پتہ ہے، میں بات سیدھی کرتا ہوں اور میں نے بات بڑی کلیئر کی ہے اور میری پارٹی بھی اس پہ کلیئر ہے اور حکومت بھی Clear ہے، میں نے بڑا Openly کہا کہ آپ اس فورم پہ ڈیبیٹ کریں، آپ کے جو Concerns ہیں آپ اوپن ڈیبیٹ کریں، میڈیا بھی بیٹھا ہے، باقی لوگ بھی بیٹھے ہیں، آفیسرز بھی بیٹھے ہیں، میری اس سائیڈ پہ بھی سارے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، منسٹرز بیٹھے ہیں، دوسری سائیڈ پہ بھی ہمارے معزز مہمان ہیں، ہم آپ کے کوسچن کا جواب دیں گے، اگر وہاں آپ کو Clarity نہ ہو، دیکھیں، آپ اگر کسی طرف جائیں گے تو آپ ایک اچھی نیت سے جائیں نا، اگر آپ ابھی سے سوچیں گے کہ نہیں کوئی چیز غلط ہوئی ہے، پتا نہیں کیا اس میں ہو گیا ہے؟ تو Intent ہی غلط ہو گیا، تو آپ پہلے اپنی بات کریں اور پھر ہمیں سنیں، اگر وہاں پہ Clarity نہ ہو تو پھر آپ کو Presentation دیں گے تو وہ جو ٹیکنیکل لوگ بیٹھیں گے، وہ آپ کو بتائیں گے جو ہمیں بھی بتاتے ہیں، ہم آپ کیلئے وہاں سے لوگ نہیں لے کر آئیں گے کہ پتا نہیں انہوں نے کیا کیا ہو گا؟ میرا کیا ہے کہ میں درانی صاحب سے کسی کی چشم پوشی کروں، اگر کسی نے غلط کام کیا ہے؟ جب میں خود نہیں کرتا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ میں کسی اور کو Protect کروں، میرا اس میں کیا Interest ہے؟ گورنمنٹ نے لون لیا ہے، پیسے لئے ہیں، بی آر ٹی بن رہی ہے، اس میں چھوٹی موٹی غلطیاں ہو سکتی ہیں، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، ایسی بات نہیں ہے لیکن جہاں تک پراجیکٹ کی بات ہے، ایک اچھے Intent کے ساتھ، ایک اچھی نیت کے ساتھ گورنمنٹ ایک پراجیکٹ بنا رہی ہے، اس میں ٹائم ضرور لگ رہا ہے کیونکہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے اور اس حساب سے اس پہ کام چل رہا ہے تو آپ کوسچن Raise کریں، ہم اس کو Answer کریں گے، Clarity نہ ہوئی، آپ کو Presentation دے دیں گے، آپ کو ایک Clear picture ہو گی کہ جی یہ یہ چیزیں ہیں، اس میں آپ کے جتنے سوالات ہیں وہ ادھر ہی آپ کو جواب-----

جناب سپیکر: تھینک یو، شہرام خان۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: جواب دیں گے تو میرا خیال ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور اس میں تو میرے خیال سے ایسی کوئی بات نہیں ہے جو میں نے کی ہے کہ جو غلط ہو گی، ان کی بات کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن ہم انہی کی بات کو آگے لے جا کر اس کو ایک بہتر طریقے سے Explain کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی اور پورے ہاؤس کی غلط فہمی دور ہو جائے، اگر کچھ ہو۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 5-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس اس کو ختم کریں ناجی، اب نہ-----

قائد حزب اختلاف: ایک تو آپ نے بل کی اجازت نہیں دی کہ آپ بل بھی لائیں، ہمارے ساتھ مشورہ ہو گا، چونکہ ہم نے-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے ساتھ عارف صاحب نے بات کی-----

قائد حزب اختلاف: نہیں، عارف خان کی ہوئی تھی، یہ دوسرے کی نہیں ہوئی تھی جی، آپ نے میرے پاس بھیجا تھا، یہ دوسرے کی-----

جناب سپیکر: نہیں، خیر قانون سازی بھی ساتھ، اس ہاؤس کا ہے کہ ہم نے قانون سازی تو کرنی ہے، بہرکیف، خیر آپ کریں۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! ہم اس پہ شدید احتجاج ابھی کریں گے، میں نے جو بات کی اور جو شہرام خان کی ایک جگہ پہ بات ہے کہ اس پہ کوئی کرپشن نہیں ہے، پھر انہوں نے تین دفعہ کی بات کی کہ اس میں نیب بھی Involve ہے، اس میں ہائی کورٹ بھی Involve ہے، اگر آپ کے ایک کام پہ نیب کا بھی اعتراض ہے، آپ کے کام پہ ہائی کورٹ کا بھی اعتراض ہے، آپ کے کام پہ شہریوں کا بھی اعتراض ہے، آپ کے کام پہ اپوزیشن کا بھی اعتراض ہے، اور وہ Sitting Minister جو لوکل گورنمنٹ کا منسٹر تھا وہ موشن پیش کر رہا ہے تو اس کو اندر سے کچھ چیزیں معلوم ہیں نا، اگر وہ منسٹر، ہم تو آپ کو کچھ نہیں کہہ رہے ہیں، آپ کو یہ نو مہینے ہوئے ہیں، آپ کو تو آٹھ مہینے ہوئے ہیں، آٹھ مہینے میں تو آپ تباہی کو بچا رہے ہیں، جو تباہی ہوئی ہے اس کو بچانے کی آپ کوشش کر رہے ہیں، آپ کے ساتھ میں Agree ہوں کہ آپ کوشش میں لگے ہیں کہ میں اس پہ پردہ بھی ڈالوں، اس کے نقصانات کو ٹھیک بھی کروں، آپ سے ہمارا کچھ نہیں ہے، محض اتنی مضبوط میرے پاس اس ساری زندگی میں کہ نیب بھی ایک چیز میں اندر

ہے، انکوائری کر رہا ہے، پشاور ہائی کورٹ نے بھی اس پہ فیصلہ دیا ہے، Sitting Minister پانچ سالوں کا اس کو سب چیزوں کا پتہ ہے، وہ موشن لا رہا ہے اور آپ مجھے انکار کر رہے ہیں، میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ نیب کو بھی ہے اور ہائی کورٹ بھی ہے، اپوزیشن بھی ہے، میڈیا بھی ہے، پشاور کے شہری بھی ہیں، اس کے علاوہ میں کون سی دلیلیں اور منطق آپ کے سامنے پیش کروں؟ جب آپ نہ مانیں تو اس پہ ہمارا کچھ بھی نہیں بنتا ہے، تو پھر آپ اس پہ صرف اتنا کہہ دیں کہ جو میرے ساتھ سلطان صاحب کی بات ہوئی تھی، ذرا ریکارڈنگ آپ نکالیں، ابھی ویسے بھی ہم جائیں گے آپ کے ساتھ چائے بھی پیئیں گے، سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو بھی آپ نے ادھر بلایا ہے، ہم جائیں گے تو تھوڑا سا آپ ریکارڈنگ نکالیں اور مجھے بھی سنائیں، سیکرٹری صاحب نے نکالی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: سنا دیتے ہیں، سنا دیتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: کہ اس میں باتیں کیا ہیں؟ باقی میں دوبارہ اس پہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ریکارڈنگ سنا دیتے ہیں آپ کو۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>: نماز کا وقفہ کر لیں، جی جی، پہلے آپ بولتے ہیں یا لاء منسٹر صاحب۔

ذاتی وضاحت

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! میں Point of Personal Explanation پہ بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ بیشک شوکت صاحب اگر بات کر لیں سر! یہ درانی صاحب ہمارے لیڈر آف اپوزیشن ہیں، سینئیر ہیں، چیف منسٹر رہ چکے ہیں اور ویسے بھی ہمارا صوبہ ایسا ہے کہ ہمارے تعلقات اور بڑے چھوٹے کی ایک تمیز، سر، میں بڑی عزت کرتا ہوں اور کبھی بھی اس طرح نہیں ہوگا کہ ان کی کوئی بات ہوگی اور ہم بلاجواز اس کے اوپر ہم کوئی Response نہیں دیں گے یا اس کو ہم نہیں مانیں گے۔ سر! چونکہ یہ کمٹمنٹ کی بات ہوئی تھی، ایشورنس کی بات ہوئی تھی، فلور آف دی ہاؤس پہ اور میرا نام بھی اس میں آیا ہوا ہے، تو میں اس کو صرف Clear کرنا چاہ رہا ہوں۔ سر! وہ ریکارڈ یہاں پر موجود ہے اور اس اسمبلی میں جو ڈیبیٹ ہوتی ہے، جو بات ہوتی ہے تو وہ ریکارڈ بھی ہوتی ہے اور پھر In writing بھی وہ آ جاتی ہے، تو جب ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی تو درانی صاحب اس میں موجود تھے، اور بھی پارلیمنٹری لیڈرز تھے، خوشدل خان صاحب بھی تھے تو اس میں وہ ریکارڈ جو ہے اسمبلی سیکرٹریٹ نے ہمارے سامنے رکھ دیا

تھا سر، اس میں Clearly ہم نے، اس ریکارڈ میں دو باتیں ہیں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ایک کاپی درانی صاحب کو بھی دے دی جائے، سر! اس میں بڑا Clearly یہ کہا گیا ہے، جب یہ پوائنٹ وہاں سے اٹھا پارلیمنٹری کمیٹی کا، تو ہم نے یہ کہا کہ چونکہ ہم کوئی چیز چھپانا نہیں چاہ رہے ہیں تو ہم نے کہا کہ ہم ایسی کوئی اپوزیشن ہماری طرف سے نہیں ہو گی پارلیمنٹری کمیٹی کی، لیکن دو شرائط اس میں ہم نے، بلکہ وہ ریکارڈ پہ موجود ہے، وہ ہم نے اس وقت بتایا تھا، ایک یہ تھا کہ اس میں کوئی لیگل مسئلہ نہ ہو، نمبر ایک۔ دوسرا یہ تھا کہ Presentation لے لیں، اس کے بعد جو ہے بیشک اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو وہ بنالیں، تو میں صرف اس ریکارڈ کو درست کرنے کیلئے، درانی صاحب میرے بڑے ہیں، میں کبھی اس طرح کا کوئی موقع نہیں آنے دوں گا کہ ہم ان کو ایک ایشورنس دیں گے، کوئی بات کریں گے، اس اسمبلی کے باہر بھی اگر کوئی بات ان سے کریں گے تو یہ ہمارے بڑے ہیں، ایک دفعہ زبان سے ہم ان کی ایک بات ہم کہیں گے تو یہاں نہیں اگر اس دروازے سے باہر بھی ہم ان کو کوئی چیز بتائیں گے تو ہم Respect کرتے ہیں، ہمارے بڑے ہیں لیکن اس میں یہ دو شرائط تھیں، تو سر! Kindly اس کو بھی Clear کر دیا جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک۔

<u>وزیر قانون:</u> سر! دوسرا یہ ہے کہ شہرام خان نے بڑا Clear کر دیا ہے، اگر کوئی چھپانے کی چیز ہوتی تو پھر تو ہم کہتے کہ پارلیمنٹری کمیٹی بنائیں تاکہ بند دروازوں کے اندر اس چیز کے اوپر بات ہو جائے، ہم تو کہہ رہے ہیں کہ میڈیا تو پھر پارلیمنٹری کمیٹی میں نہیں آ سکتا، میڈیا یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے، گیلریز بھری ہوئی ہیں، سارا ہاؤس، ہم تو کہہ رہے ہیں کہ اس ہاؤس کو ہم عزت دے رہے ہیں اور اگر ہم نہیں بھی دیں گے تو اس ہاؤس کا اپنا ایک وقار ہے، ایک عزت ہے، تو سارے ممبرز صرف پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبرز پھر نہیں ہوں گے، سارے ممبرز خواہ وہ اپوزیشن کے ہوں، خواہ وہ ٹریژری کے ہوں وہ سارے یہاں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے سامنے یہ ڈیبیٹ ہو گی، جو بھی ثبوت ان کے پاس ہیں وہ پیش کریں، حکومت اس کا جواب دے گی۔ زبردست پراجیکٹ ہے، ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو گا، اس کا افتتاح بھی ان شاء اللہ ہو گا اور پھر آپ دیکھیں گے، پشاور کے لوگ دیکھیں گے، چونکہ ہر ایک بڑے پراجیکٹ میں یہ کام ہوتا ہے، جب وہ کنسٹرکشن کی سٹیج پہ ہوتا ہے تو لوگوں کو تھوڑی بہت تکلیف تو ہوتی ہے لیکن جب یہ کمپلیٹ ہو گا تو We will all be proud of this project کہ یہ پراجیکٹ ایک بہترین پراجیکٹ ہو گا اور میں دعوے

سے کہتا ہوں کہ اس ملک میں Mass transit کا یہ جو منصوبہ ہے تو یہ Facilities کسی بھی شہر میں دستیاب نہیں ہوں گی جو پشاور میں ہوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> میں اس جگہ کی بات نہیں کر رہا ہوں، ابھی جب جائیں گے یہاں پر جب میں نے بات کی تھی اور وہ جو ادھر سے مجھے جو ایشورنس، ملی آپ وہ نکالیں، وہ کمیٹی والی نہیں ہے، ادھر سے ہاؤس کی جو ایشورنس ہے آپ ہمیں وہ بتادیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے دکھادیتے ہیں۔

The sitting is adjourned for prayer for ten minutes.

(اجلاس کی کاروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب مسند نشین:</u> جی نگہت اورکزئی صاحبہ! پہلے ہم کال اٹنشن لیتے ہیں، اس کے بعد پھر ان شاء اللہ وتعالیٰ آپ کو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں چاہتی ہوں کہ رفاع عامہ کی بات ہے، کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے کہ جس پہ، آپ کو سب سے پہلے تو میں مبارکباد دیتی ہوں کہ آپ Custodian of the House کی چیئر پر بیٹھے ہیں۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور ہم لوگ یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کرسی پر جب بٹھایا ہے اور آپ جب بھی بیٹھیں تو آپ ہاؤس کے ساتھ انصاف کر سکیں۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کی وساطت سے، پورے ہاؤس کی وساطت سے میں ان تمام پولیس والوں کیلئے بات کرنا چاہتی ہوں کہ جو صبح سے لیکر شام تک ہماری، بیشک ہماری اسمبلی کے جو لوگ ہیں وہ بھی صبح آٹھ بجے آتے ہیں اور رات کو کافی دیر تک یہاں رہتے ہیں لیکن میں نے جب صبح آتے ہوئے دیکھا کہ ہماری سیکورٹی پر معمور جتنے بھی پولیس کے لوگ ہیں، کانسٹیبلز ہیں، نہ ان کے پاس پانی کا کوئی کولر ہوتا ہے کہ جس سے وہ پانی پییئں اور نہ ہی ان کے پاس بیٹھنے کیلئے کوئی کرسی ہوتی ہے اور وہ جابجا دھوپ میں باہر کھڑے ہوتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! یہ بھی ہمارے طرح انسان ہیں، کچھ چھتوں

پہ کھڑے ہوتے ہیں، ظاہر ہے ہماری حفاظت کیلئے، بیشک اللہ حفاظت کرنے والا ہے لیکن یہ ہماری حفاظت کیلئے ہوتے ہیں، تو میں چاہتی ہوں کہ ان کیلئے آپ کی طرف سے کچھ، اگر کوئی، مطلب نہ ان کے پاس، نہ ان کو چائے میسر ہوتی ہے، نہ ان کو پانی میسر ہوتا ہے اور وہ دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں تو ان کیلئے جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ پوائنٹ Raise کیا ہے تاکہ ان لوگوں کو کچھ ریلیف مل سکے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سیکرٹری اسمبلی کو ہم Instruct کرتے ہیں کہ ان کی سہولت کیلئے جو بھی چیز میسر کی جاسکتی ہے Within our limitations وہ ان کو میسر کی جائے۔ جناب عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں بھی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو سر۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> آپ ہاؤس چیئر کر رہے ہیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کو مستقبل کے اندر بھی موقع ملے۔ میں ایک ایسے نکتے کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہاں منسٹر تو مجھے کوئی نظر نہیں آرہا ہے، لودھی صاحب موجود ہیں، لودھی صاحب ہمارے بزرگ سینیئر ساتھی ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ ایشورنس نہیں دیں گے بلکہ وہ حکم دیں گے۔ یہ صرف میرا ہی مسئلہ نہیں ہے، ٹریژری بینچز کے اندر بھی کچھ لوگ ہیں کہ وہ اس سے Suffer ہو رہے ہیں، اس پہ میں نے کال اٹنشن نوٹس جمع کیا ہوا تھا لیکن وہ Sequence کے اندر نہیں آسکا، میں نے سپیکر صاحب سے ریکویسٹ بھی کی تھی، انہوں نے مجھے کہا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھائیں اور آج بھی مجھے انہوں نے کہا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھاؤں۔ بنیادی طور پر جو Hill snow fallen areas ہیں، Hilly areas ہیں، ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ اس کے اندر Maintenance and repair کے فنڈ کے تحت Snow clearance operation ہوتا ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس سال بہت زیادہ برف ہوئی ہے اور یہ کوئی پچیس تیس سالہ ریکارڈ جو ہے برفباری کا وہ ٹوٹ گیا ہے، مسلسل برف باری کی وجہ سے Snow clearance operation جو ہے وہ کنٹریکٹر کیلئے بڑا Expensive ہوگیا ہے اور مجھے ایکسیئن اپر دیر نے بتایا کہ آپ کی Constituency کیلئے ہمارے پاس کوئی 56 لاکھ روپے تھے اور یہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم نے اپنے اس مینڈیٹ سے زیادہ کام کیا ہے کیونکہ Snow clearance ان کا مینڈیٹ ہے، ایم اینڈ آر کے اندر ان کا مینڈیٹ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک کروڑ سے زیادہ پیسے اس پہ لگ گئے ہیں اور اپر دیر کے اندر ساری یہ سیچویشن ہے، میرا خیال ہے کہ یہ سیچویشن بٹگرام کے اندر بھی ہے، یہ سوات کے اندر بھی ہے، یہ چترال

کے اندر بھی ہے، جہاں جہاں Snow fallen areas ہیں وہاں یہ سیچویشن ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ، میرا تو خیال تھا کہ اکبر ایوب صاحب ادھر ہوں گے، اکبر ایوب صاحب چونکہ کمیونیکیشن کے منسٹر ہیں اور اس مسئلے کو جانتے ہیں، اس لئے اس حوالے سے حکومت کو ان بقایاجات کو کلیئر کرنے کیلئے مزید فنڈز ریلیز کرنا چاہیئے، یہ ایک Special year تھا اور اس Special year کے اندر زیادہ خرچہ ہوا ہے تو Maintenance and repair کے جو فنڈز یہاں سے گئے تھے اور کنٹریکٹرز کو جو ٹھیکے ایوارڈ ہوئے تھے، انکے اندر کچھ نہیں، بہت زیادہ Below پہ وہ لئے ہیں تو اس وجہ سے وہ کام نہیں ہو سکے ہیں، اس لئے اس کی سیونگ جو ہے، اگر اس کے اندر سیونگ موجود ہے تو اس سیونگ کو اس طرف Divert کیا جائے اور جہاں سیونگ کے باوجود بھی نہیں ہوتی ہے تو جو کمیونیکیشن منسٹری ہے وہ فگرز پورے Compile کر کے جو زیادہ اماؤنٹ خرچ ہوئی ہے، اس کو کلیئر کرے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی نذیر عباسی صاحب، سر! پھر آپ لے لیں، وہ کرتا ہوں یہ اسی سے Related ہے۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں آپ کو سپیکر کے اس منصب پہ بیٹھنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بالکل عنایت خان نے جو بات کی ہے یہ بات ہمیں ہزارہ میں بھی اس میں بہت مشکلات ہیں اور اس میں سب سے جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایم اینڈ آر کے نیچے اس کو کیا جاتا ہے جو کہ پورے صوبے میں کیا جاتا ہے، Snowfall areas کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس پورے کے پی کے میں نہ Blower ہے اور اس کیلئے ہمیں چاہیے کہ اس کے فنڈز بھی زیادہ ہوں، خاص طور پر ملاکنڈ ڈویژن ہے، سوات ہے اور اسی طرح پورا ہزارہ ڈویژن ہے، تو ابھی بھی بالکل فنڈز جو ہے وہ کم ہے اور پوری طرح روڈ کلیئر نہیں ہو سکے اور خاص طور پر Snowfall کے علاوہ جہاں بارشیں ہوتی ہیں وہاں لینڈ سلائیڈ آتی ہے، اس کیلئے کوئی ایک منظم طریقے سے طریقہ تیار کیا جائے، یہ مختلف ڈیپارٹمنٹس کر رہے ہیں، کہیں ٹی ایم اے لگا ہوا ہے، کہیں پہ جی ڈی اے لگا ہوا ہے، کہیں پہ سی اینڈ ڈبلیو لگا ہوا ہے، تو ان کو میرے خیال میں Merge کیا جانا چاہیے خاص طور پہ اس کام کیلئے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اب اس موقع سے ہمیں فائدہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے پورے کے پی کا ہے، پنجاب میں ایک زبردست ان کا انتظام ان کے پاس ہے لیکن ہمارے پاس Blower تک نہیں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو عباسی صاحب، سر! آپ بھی اسی موضوع پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب تاج محمد: شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ آج سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر! عنایت اللہ خان اور نذیر عباسی صاحب نے جو بات کی ہے میں بھی اس کی پر زور حمایت کرتا ہوں کیونکہ پہاڑی علاقے، جہاں پہ اس سال بہت زیادہ برف باری ہوئی ہے تو سڑکوں کا بہت بڑا مسئلہ بن گیا تھا، اس وقت ایمرجنسی میں سی اینڈ ڈبلیو نے بڑا مثبت کردار ادا کیا تھا کیونکہ ٹی ایم ایز کے پاس اتنا فنڈ نہیں تھا کہ وہ اپنے روڈز کھولتے، تو ٹی ایم ایز کے روڈز بھی سی اینڈ ڈبلیو نے کھولے ہیں، تو اب جو سی اینڈ ڈبلیو کا ٹھیکیدار تھا اس نے ٹی ایم ایز کے روڈ بھی کھولے ہیں، اس نے سی اینڈ ڈبلیو کے روڈز بھی کھولے ہیں، سارا کام انہوں نے کیا ہے، بروقت کیا ہے تو ہم اس کو Appreciate بھی کرتے ہیں لیکن اب ان کے پاس فنڈ کا جو مسئلہ ہے، حکومت کو چاہیے کہ وہ فنڈ ان کو ریلیز کرے تاکہ یہ مسئلہ بھی حل ہو۔ تھینک یو جی۔

Mr. Chairman: Law Minister, to respond; no, Lodhi Sahib, please.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! پہلے آپ کو مبارک دیتا ہوں چیئر پر بیٹھنے کی، میرے دوستوں نے بات کی ہے، عنایت اللہ صاحب نے بات کی ہے، نذیر عباسی صاحب نے بات کی ہے، تاج محمد خان نے بات کی ہے، Snow fallen area میں کافی مسئلے ہوئے ہیں، ادھر بہت زیادہ برف پڑی، شکر الحمد للہ پانی کی بہتات ہو گی، واٹر لیول بڑا نیچے چلا گیا تھا تو یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے لیکن اس میں مشکلات ہوئی ہیں تو وقت پر، میرے یہ دوست جو کہہ رہے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس کچھ مشینری نہیں تھی، اس کا ایک میکینزم ہے کہ جو کنٹریکٹر ہوتا ہے وہ پورے سال کیلئے، پہلے سے اس ایریا کیلئے اس کا ٹینڈر ہو جاتا ہے ایم اینڈ آر کے ذریعے، تو اب یہ کنٹریکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے، اگر محکمے کے پاس ایک مشین ہے تو اب یہ کنٹریکٹر کا کام ہے، اس کو دس مشینیں رکھنی ہیں یا اس نے اس سے بھی زیادہ رکھنی ہیں اور روڈ کھولنے کی اس کی ذمہ داری ہے کیونکہ Snow fall بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے کچھ اس میں کمی ہوئی لیکن پھر بھی ٹائم پر کھلے ہیں۔ اب Payment کا جو مسئلہ رہ گیا ہے کہ وہ پیسے تھے، جیسے عنایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ 56 لاکھ روپے تھے اور ایک کروڑ سے بھی زیادہ خرچہ ہو گیا ہے تو یہ ساری چیزیں، اب بل ان کے بن گئے ہیں، ایکسیئن کو چاہیئے کہ وہ اس کی Liability بنا کر بھیجے اور اس کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جو پہلے فنڈز نہیں تھے اب وہ فنڈز بھی تقریباً ریلیز ہو گئے ہیں، اکبر ایوب صاحب اگر ہوتے تو وہ زیادہ ایشورنس دے دیتے لیکن میں بھی اس فلور آف ہاؤس اس لئے ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ Payment ہو جائے گی۔ چونکہ پہلے جو پیسے مختص تھے تو وہ اتنے زیادہ نہیں تھے لیکن اب

فنڈ محکمے کے پاس آگیا ہے تو اس کو، لیکن Work done جو ان کے بل بنے ہوئے ہوں گے تو اس پر ان شاء اللہ ہو جائے گا، اس میں کوئی دیر نہیں ہو گی جناب سپیکر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Chairman: Item No 5, Call Attention Notices: Malik Bacha Saleh, MPA, to move his call attention notice No. 250, in the House, lapsed. Mr. Salahuddin, MPA, to move his call attention notice No.251, in the House.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, like many of my colleagues, I also congratulate you for sitting on that Chair. After that, I would like to draw the attention of the House to underage driving, underage driving, and one wheeling, which is very serious issue. There are accidents every single day, youngsters seriously injuring themselves and others on daily basis; this precarious issue needs to be taken seriously. I would also like to know as to what the government is trying to do to address this issue or they have done something? Mr. Speaker Sir, what I hinted at that happening almost every single day and just a few moments ago one of my colleagues was telling me that around tens and dozens of them are happening every single day and unfortunately, we don't have the statistics even because they are not recorded and why is that happening because of the underage driving. Mr. Speaker Sir, in UK, where I have been for some time, in UK and EU, European Union and USA, if underage driving or anything underage boy or girl, if they are doing any violation of law or rules or regulations, their parents are held responsible for that, and in our case, last a couple of years ago, that warden system was introduced, I don't know as to how for that has been effective? It's not only my question, that is of the entire House, everybody is coming through all these processes on daily basis, you would have seen it yourself and I don't know whether, I know police is over burdened with so many other things but they see and their mobiles, they see all these things happening on the roads, on daily basis. I don't know what action they have taken so far or taking? And same is my question from the House as well, and that my call attention that this is very serious and automobiles, they are known as the ultimate killing machines and the person, you are putting behind that driving wheel,

is an underage. So, what would you do, how would you tackle this issue? This is very serious and it should be taken or tackled on the same level of urgency, as it is in itself, but so far, I haven't seen anybody caring about this or even the government, even paying attention towards it. I have seen that deaf ears put toward this issue. I would like to highlight this and this is very serious, quite a lot of youngsters are being killed and injured, if any one would like to respond please.

Mr. Chairman: Point will be taken, honorable Minister for Law.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, first of all I would like to congratulate your good self on chairing this part of the sitting of the Assembly. Mr. Speaker, this is very pertinent point that has been raised by the honorable Member and I think all of us have been prey to these activities that these youngsters, because they are in their youth and they want to engage in these sort of activities but because these are such dangerous activities that they are undertaking. So, Sir, this is very pertinent point and the department, as this relates to the traffic police, so, the mandate under the law belongs to the traffic police to control such sort of activates and for the benefit of the House and specially for the honorable Member, the city traffic police in Peshawar has been acting against such activities and youngsters who are undertaking these activities. For example Sir, in a period of the last one month, this is just an example, so, the House knows and the honorable Members know that the government is taking this very seriously. The police department in the last one month, l will give you figures for the last one month, they have challaned 577 underage and one wheelers and they have been issued challans and during this time period of one month, this last one month, the challans, amounting to rupees one lac, fifty two thousand, one hundred have been issued. So, this means that the police are taking cognizance of this activity. Furthermore, Sir, I take the honorable Member`s point of view in a very good spirit because as he said, many developed countries are also dealing with this issue and parents are then involved when the issue of youngsters come up. So, a parents` awareness program and sensitization program is also underway and they are being sensitized and they are being made aware that if you are providing a motorcycle to your underage child and then you are

letting him or her go and ride on that motorcycle, that is a safety threat not just for their children but for other motorists and other bikers as well. So, a program of sensitization has been introduced and parents are summoned for education on the subject matter and they are being advised about the activities that their children undertake. Furthermore Sir, these parents of teenager motorcyclists has been sensitized and affidavits, they have been made to sign affidavits that this will not happen again. Number two, helmets have been distributed by the traffic police to those riders who are not wearing helmets. Number three, lectures are being organized in different educational institutes because these youngsters, obviously, they are studying somewhere, so, we are going to the educational institutes and we are trying to sensitize them there. So Sir, because the honorable Member raised a very good point and I have a last point that I have to make before I sit down, Sir, the traffic police has impounded motorcycles too, they have impounded motor cycle too and I can give him figures, twenty six thousand four twenty six motorcycles were checked, seven fifty eight FIRs ware lodged, six thousand three hundred and eighty one violators were arrested and fined in various districts of Khyber Pakhtunkhwa. So Sir, we are taking action against this but because the honorable Member has raised the point and we will reinforce these actions, we will reinforce our activities ,the police department, the government will reinforce our action against such type of activities, so that untoward incidents and accidents can be avoided Sir. Thank you.

<u>جناب مسند نشین</u>: اچھا، اس موشن پہ اب Consensus ہو گیا ٹریژری اور اپوزیشن کا، اگر انہوں نے یہ ریزولیوشن پیش کرنی ہے، موشن پیش کرنی ہے تو ویمن مارچ کے حوالے سے، لاء منسٹر سر، اس پہ Consensus ہوا ہے کہ نہیں؟

<u>Mr. Inayatullah</u>: Joint resolution on woman march.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! اگر آپ جوائنٹ ریزولیوشن کی بات کر رہے ہیں تو اس پہ ہم Agreed ہو چکے ہیں، ایک ڈرافٹ ہو چکا ہے، تو اس پہ میرے خیال میں وہ جو ویمن کے حوالے سے تھی تو اس پہ تو وہ ہو گیا ہے، بس جس طرح ہم نے Agreed کیا تھا اگر وہی پیش ہونی ہے تو We agreed on that.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جو Cuttings کروائی ہیں وہ باقاعدہ، اس میں Cuttings ہو چکی ہیں اور وہ آپ کے پاس میں نے بھجوادی ہیں، اس پہ ٹریژری بینچز سے بھی تمام خواتین کے نام ہیں اور ریحانہ اسماعیل ہماری طرف سے پیش کریں گی اور اس میں ان کے نام بھی ہیں اور ہمارے نام بھی ہیں تو پلیز اس کی آپ اجازت دے دیں تاکہ ہم لوگ اس کو پیش کر سکیں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، کون پیش کرے گا؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر! Rule 124 کو Rule 240 کے تحت Suspend کرنے کی اجازت چاہتی ہوں تاکہ میں اپنی قرارداد پیش کروں۔

جناب مسند نشین: اجازت ہے جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the Member to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قرارداد

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر! تھوڑا سا، میں بات کرنے کی اجازت چاہوں، ریزولیوشن سے پہلے اجازت ہے؟

جناب مسند نشین: وہ ہو جائے تو پھر اس پہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، جیسا کہ ملک خداداد کی بنیادیں، (مداخلت) جی، یہ ریزولیوشن جوائنٹ ریزولیوشن ہے، ریحانہ اسماعیل، نگہت اورکزئی صاحبہ، حمیرا بی بی، شاہدہ بیگم، سمیرا شمس صاحبہ، عائشہ بانو صاحبہ، عائشہ نعیم صاحبہ اور ثمر بلور صاحبہ کی طرف سے، Sorry آسیہ خٹک صاحبہ کے دستخط ہیں، یہ جائنٹ ریزولیوشن ہے، اس پہ سب Agree ہیں۔

جیسا کہ ملک خداداد کی بنیادیں ایک نظریئے پر قائم ہیں اور یہ نظریہ لاالہ الااللہ کا ہے، یعنی اس سرزمین پر اللہ کا نظام ہو گا مگر بدقسمتی سے کچھ پوشیدہ اور درپردہ قوتیں ہمارے خاندانی نظام اور سماجی

روایات کو پاش پاش کرنے کیلئے اپنی کوششیں تیز کر چکی ہیں جس کا عملی مظاہرہ 08مارچ 2019ء کو مختلف بڑے شہروں میں 'وویمن ڈے' پر ہو چکا ہے۔ سول سوسائٹی کے نام پر جو عورتیں جن نعروں، پلے کارڈز اور جن بیہودہ مطالبات کے ساتھ سڑکوں پر آئیں، انتہائی بے شرمی اور غیر شرعی مطالبات ہیں جس کی یہ اسمبلی شدید مذمت کرتی ہے، اسلام نے خواتین اور اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں، یہ اسمبلی ان کو سپورٹ کرتی ہے، تاہم 8مارچ کو جس قسم کی فحاشی کا مظاہرہ کیا گیا، وہ قابل مذمت ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حکومت ان درپردہ قوتوں کو سامنے لاکر ان سازشوں کا قلع قمع کرے اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل طے کرے تاکہ آئندہ کوئی اسلام دشمن، ملک اور نظریئے کی بنیادیں کھوکھلا کرنے کی جراءت نہ کرسکے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے اقدامات پر بحث

جناب مسند نشین: ایجنڈا آئٹم نمبر 6، قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کے اقدامات پر بحث۔ جناب وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! د ټولو نه اول خو زه تاسو ته مبارکبادی درکوم په دې بحث، قبائلی علاقه جاتو باندې پرون زمونږ مشرانو تفصیلی بحث کړے دے، ټولې خبرې مخې ته راغلې دی، زما به دا خواست وی چې کوم اعلانات شوی دی، کومې خبرې شوې دی، کوم پیپر ورک شوے دے نو هغې ته دې حقیقی جامه پهناؤ شی او هغه د په ګراؤنډ باندې راشی او کومې محرومئ چې دی او کوم دغه چې دی، د دې خلقو په زړونو کښې تشویش دے، زمونږ د قبائلی ورونړو، هغه اوس زمونږه د وجود حصه ده، د خیره د دې اسمبلئ حصه ده، څو پورې چې هغوی دې اسمبلئ ته نه وی راغلی نو زمونږه دا فرض جوړیږی چې د هغوی خبره مونږه دلته اوچته کړو، نو زما حکومت ته دا خواست دے، یو څو ګزارشات دی چې مهربانی دې اوکړی او هغه اعلانات که

هغه د روډونو په شکل کښې دی، که د انفراسټرکچر په شکل کښې دی، که د یونیورسټیانو په شکل کښې دی، هغه د فوری طور عملی کړے شی او کوم دفتر چې دے، کوم د ججانو صاحبانو د پاره چې کوم آفیسز دی، په نورو ضلعو کښې هغه د کم از کم هلته کښې په هر تحصیل کښې چې کوم Declare شوے دے، هلته کښې به سرکاری ځایونه دی نو هلته کښې د هغه فوری طور بحال شی چې کم از کم زمونږه د قبائلی ورونړو په زړونو کښې یره ترهه ده چې هغه لرې شی او هغوی زمونږ سره د دې صوبې په دې ترقئ په دې لاره یو شان روان شی۔ زه ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو ماله موقع راکړه، په دې خبره باندې دا ټولې خبرې شوې دی خو ان شاء الله زه امید ساتم چې حکومت چې کوم اعلانونه کړی دی، په هغې به فوری طور عمل کوی او د انتخاباتو کومې خبرې چې روانې دی نو زه په دې خبره نه پوهیږم چې یو طرف ته وائی چې په مئی کښې او په دې به انتخابات کیږی او تر اوسه پورې هلته کښې څه عملی اقدامات نه دی شوی نو لهذا زما دا خواست دے حکومت ته چې څه کومې خبرې چې شوی دی، تر اوسه پورې چې هغه عملی کړے شی۔ ستاسو ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب مسند نشین: جناب خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں،آپ کی پریزائڈنگ میں، جناب عالی! اس Sitting کے اوائل میں میں نے ایک ایشو اٹھایا تھا لیکن اس کا مجھے جواب نہیں ملا ہے، وزیر قانون صاحب تشریف فرما ہیں، یہاں اسمبلی سے باہر ایک ٹینٹ لگا ہوا ہے جس میں ہمارے نوجوان دو دن سے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ٹیکنیکل کالجوں میں لیکچرار تھے اور ان کو 31 مارچ سے نکالا جا رہا ہے، ایسے بھی وزیر اعظم پاکستان نے ایک کروڑ نوجوانوں کو روزگار دینے کا وعدہ بھی کیا ہے تو اس کے بارے میں، اور وہ Application جو ہے اس پر سلطان محمد نے بھی دستخط کئے ہیں تو یہ مجھے ذرا بتائیں کہ ان کیلئے ان کے پاس کیا پروگرام ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور ابھی میں اپنے Topic پر آرہا ہوں، قبائلی اضلاع کے جو اقدامات ہیں، جناب عالی! سات دہائیوں سے یعنی ستر سالوں سے قبائلی عوام، قبائل اضلاع ایف سی آر کے تحت چلے آرہے تھے، Meanwhile 28th May 2018 کو آئین میں پچیسویں ترمیم لاکر جس کے تحت تمام قبائلی اضلاع کو پختونخوا میں شامل کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے وہ اضلاع اب ہمارے Part and parcel بن گئے اور اس طرح موجودہ حکومت کیلئے

اب وہ ایک چیلنج ہے، چیلنج سے کم نہیں ہے کیونکہ اس آئین میں آرٹیکل 106 کے تحت یہ الیکشن کمیشن کی ڈیوٹی ہے کہ وہ جنرل الیکشن 2018ء کے بعد ایک سال کے اندر اندر ان علاقوں میں اس نے الیکشن کرانا ہے اور وہاں پر سولہ سیٹیں جنرل ہیں، چار خواتین کی ہیں اور ایک اقلیت کی ہے، یہ بھی ایک چیلنج ہے، یہ مجھے بتائیں کہ حکومت نے اس کے بارے میں کیا کچھ کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں سات مہینے اس حکومت کے ہو گئے ہیں کہ انہوں نے کیا پالیسی سازی کی ہے کہ وہاں پر یہ فنڈ کس طرح وہ استعمال کریں گے، کتنا فنڈ انہوں نے دیا ہے، Written میں کیا چیز ہے؟ صرف اخباری بیانات سے، پریس کانفرنسوں سے ترقیاتی کام نہیں ہوتے ہیں، یہ بتائیں کہ انہوں نے کیا Practical steps لئے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے یہ جواب دے دیں کہ جو قبائلی اضلاع ہیں ان کا چیف ایگزیکٹو کون ہے، آیا گورنر صاحب ہیں، چیف منسٹر صاحب ہیں یا کوئی ادارہ ہے؟ ابھی تک ان کیلئے یہ بھی طے ہونا ہے، آرٹیکل 129 کے تحت جو چیف ایگزیکٹیو ہے، جو اس صوبے کا چیف ایڈمنسٹریٹو ہے وہ وزیر اعلیٰ ہے لیکن اخباروں میں جو ہم پڑھتے ہیں، جو ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں پر ان کا پاور شیئرنگ پر جھگڑا ہے، گورنر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں ہم کمیٹی بنا کر وہاں پر کام کریں گے، دوسرے ادارے کہہ رہے ہیں کہ ہم وہاں پر کام کریں گے اور چیف منسٹر اس کا، حالانکہ آرٹیکل 129 کے تحت چیف ایگزیکٹو کے اختیارات وزیر اعلیٰ اور اس کی کیبنٹ کے ہیں کہ وہ وہاں پر کام کریں گے۔ میرا چوتھا سوال یہ ہے کہ وہاں پر Executing agency کون سی ہو گی، جب وہاں پر آپ انفراسٹرکچر بنا رہے ہیں، تعمیر کریں گے تو آپ کون سی ایجنسیوں سے کام کریں گے؟ کیونکہ Already ہماری Executing agencies موجود ہیں، ہمارے آفیسرز ہیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ وہاں پر بھی کام کرتے ہیں اور Settled area میں بھی کام کرتے ہیں، تو کیا اگر ہم دوسرے اداروں سے وہاں پر کام کرواتے ہیں تو کیا ہمارے اپنے ادارے کمزور ہیں، کیا ہمارے آفیسرز میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ یہ کام کر سکیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے تقریباً دس کھرب لاگت کے ترقیاتی منصوبے، دس سالہ کا اعلان کیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم مشاورت کریں گے، اب میں حیران ہوں کہ مشاورت کس سے کریں گے اور اس میں کتنا عرصہ لگے گا؟ اگر وہ باجوڑ سے شروع کرتے ہیں تو وہاں پر کن کے ساتھ، آفیسرز کے ساتھ مشورہ کریں گے، وہاں کے لوگوں کے ساتھ مشورہ کریں گے، اور پھر باجوڑ سے لے کر کرم ایجنسی تک تو اس میں دو سال لگیں گے، اس میں مشاورت کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے پاس کیبنٹ ہے، آپ کے آفیسرز ہیں، آپ کے سیکرٹری ہیں، ان کے ساتھ

بیٹھ جائیں، جہاں جس بات کی، جس چیز کی ضرورت ہے، جس کی کمی ہے وہ آپ پورا کر لیں اور کام شروع کریں، اور اگر انہوں نے اسے سنجیدہ نہ لیا کیونکہ سات مہینے گزر چکے ہیں، اب آگے الیکشن آ رہا ہے، بلدیاتی الیکشن کا معاملہ ہے، اگر آپ اور موجودہ حکومت نے اس کو Serious نہ لیا، سنجیدگی سے غور نہ کیا تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے قبائل کے غیر تمند عوام کی محرومیاں مزید بڑھ جائیں گی اور شاید اس کے نتائج اچھے نہ نکلیں، تو میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ حکومت اس کو سنجیدگی سے لے اور جو بھی وہاں کی محرومیاں ہیں، وہاں کا جو انفراسٹرکچر ہے اس پر کام کرنا چاہیئے، مشاورت کے بجائے آپ کام شروع کریں، پریس کانفرنسوں کے بجائے، اخبارات میں بیانات دینے کے بجائے آپ پریکٹیکل میدان میں کام کریں، کیونکہ مجھے یہ نہیں لگ رہا ہے، کیونکہ اگر ہم اپنے علاقے میں دیکھتے ہیں تو اب بھی ہمارے سکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں، اب بھی ہمارے ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں، اب بھی ہمارے سکولوں میں ٹیچرز نہیں ہیں، اب بھی ہمارے کالجوں میں لیکچرر، پروفیسرز نہیں ہیں، میرا D type ہسپتال بڈھ بیر میں ہے، اس میں اب بھی کوئی سٹاف نہیں ہے، اس کا ایم ایس نہیں ہے، آپ ہند کو دامان کو لے لیں، اس میں کالج نہیں ہے تو اگر یہ اس طرف سنجیدہ نہیں ہیں تو فاٹا میں یہ کیا کریں گے؟ بہر حال ہمیں توقع ہے کہ حکومت اس معاملے میں سنجیدگی سے غور کر کے صحیح معنوں میں خلوص کے ساتھ، ایمانداری کے ساتھ ان علاقوں میں کام شروع کرے گی۔ بہت بہت شکریہ، تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آنریبل لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! میں وائنڈ اپ کر لوں گا، آپ بات کرنا چاہتے ہیں (مداخلت) تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر لاء! یہ پہلے بات کر لیں، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے یہ چیئر سنبھالی۔ جناب سپیکر! قبائلی علاقہ جات کے تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کے اقدامات پر جو بحث جاری ہے، تفصیل سے سارے پارلیمانی لیڈر صاحبان اور اپوزیشن لیڈر صاحب اور بہت سارے ساتھیوں نے بات کی ہے۔ جناب سپیکر! جہاں تک میں جانتا ہوں جو ہمارے ہاں 2015ء میں زلزلہ آیا تھا، جو تباہی ہوئی تھی، ابھی تک ہمارے ضلعوں کے سکول ادھورے ہیں، جو کام وہاں پہ جاری تھا، اب بھی بچے بارشوں کی وجہ سے گرمیوں کے موسم میں، گرمیوں کی وجہ سے سکول سے چھٹی ہوتی ہے اور اس کے

تمام سکول ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! اعلانات کی حد تک تو سارے پاکستان میں تبدیلی آچکی ہے، جب تک حقیقی تبدیلی نہیں آتی تو میرے خیال میں اعلانات سے تبدیلی نہیں آتی، عملی طور پر آپ کام کر کے دکھائیں تاکہ لوگ مطمئن ہو سکیں جناب سپیکر! باجوڑ کے حالات وہاں پہ طالبانائزیشن کی وجہ سے جو سکول تباہ ہو چکے ہیں، ضلعوں میں جو سکول تباہ ہو چکے ہیں، ہمارے چیف منسٹر صاحب کا تعلق سوات اور ملاکنڈ ڈویژن سے ہے، ہم تو بہت خوش تھے جب محمود خان صاحب کا نام بطور چیف منسٹر آیا تو ہم بہت خوش ہو گئے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کو ابھی ہماری دعائیں قبول ہو گئی ہیں لیکن جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں اور ہمارے عوام دیکھ رہے ہیں، ہمارے یہ ٹریژری بینچ پر بیٹھے ہوئے ہمارے ساتھی ہیں، جناب سپیکر! ان کی تو مجبوری ہے، وہ تو کچھ کہہ نہیں سکتے، یہ نہیں ہے کہ وہ نہیں جانتے اور وہ نہیں دیکھتے لیکن جناب سپیکر! ان کی مجبوریاں تو ہم جانتے ہیں، وہ ہمیں کان میں بات بتا رہے ہیں کہ یہ بات کریں، میرے خیال میں یہ قطعاً ٹریژری بینچ پر بیٹھے ہوئے لوگ اپنے علاقے کی مشکلات بیان نہیں کر سکتے، یہ ظلم ہے، ان کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ اپنی بات، اپنے عوام کی مشکلات، اپنے علاقے کی پسماندگی کو اس ایوان میں لائیں کیونکہ ہمارے یہ ساتھی جب جاتے ہیں، یہ فیس بک ایک ایسی چیز آگئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی بات۔ (قطع کلامی)

<u>جناب مسند نشین</u>: صاحبزادہ صاحب! اپنے پوائنٹ پہ آ جائیں، پوائنٹ پہ آ جائیں، پوائنٹ سے Stick کریں تاکہ ہم اس بحث کو سمیٹیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب! میں اس لئے کہتا ہوں کہ فیس بک ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز، جو ڈگریاں ادھر سے مل رہی ہیں فیس بک پہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں، میں ان کی بات بھی کرتا ہوں، جناب سپیکر! جو اعلانات ہوئے ہیں قبائلی علاقوں کیلئے اور ہمارے پرائم منسٹر صاحب آ گئے تھے، اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ اعلانات پورے ہو جائیں لیکن یہ سبز باغ، خدارا اس عوام کو حقائق بتائیں، یہ سبز باغ، الیکشن والی بات آپ نہ کہیں کیونکہ جو اعلانات الیکشن سی پہلے ہوئے تھے اور جو اے ڈی پی ہمیں ملی تھی Last tenure میں، اس کے کام، (مداخلت) یہ میرے ساتھ دیکھیں، اگر میں یہ کاغذ بتا دوں، میرے حلقے کے جو کام ہیں، یقین کریں کہ Ninety percent کام مکمل ہوئے ہیں لیکن دس پرسنٹ پیسے ان کو نہیں ملے ہیں، جناب سپیکر! میرے خیال میں عوام سے جو

وعدے کئے گئے ہیں اس معزز ایوان سے جو اے ڈی پی پاس ہو گئی ہے، خدا کیلئے اس پر توجہ دیں، بہت بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر فار لاء، اچھا لاء منسٹر صاحب، یہ باہر 'ٹیوٹا' کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں دو دن سے، ان کے کچھ مطالبات تھے، وہ احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آنریبل ممبرز نے بھی اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا، آپ تک وہ ریزولیوشن بھی ان کی پہنچ آئی ہے تو Kindly اس پر آپ کوئی کمنٹ کریں جی۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جی سر، 'ٹیوٹا' والے جو بیٹھے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں ان کا جو کنٹریکٹ کا ٹائم ہے یا جو پراجیکٹ ہے وہ کمپلیشن کی طرف پہنچ گیا ہے، تو سر! اس میں (مداخلت) خدا کے واسطے بات کرنے تو دیں نا، سر! اصل میں بات یہ ہے کہ میں یہی کہنے والا تھا کہ ابھی جاتے ہوئے میں ان سے میں بھی بات کر لوں گا اور اس کے علاوہ ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، تیمور جھگڑا صاحب اس کو ہیڈ کر رہے ہیں، میں اس کا ممبر ہوں اور شوکت یوسفزئی صاحب بھی اس کے ممبر ہیں، تو یہ ریگولرائزیشن اور Permanent والی ایک کمیٹی ہے تو میں یہ کمٹمنٹ دے سکتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پہ کہ ان کا کیس ہم اس کمیٹی میں لے آئیں گے اور Next week ہماری میٹنگ ہے تو اس میں ہم اس کو دیکھ لیں گے ان شاء اللہ جو بھی ہماری پالیسی ہے، وہ جو سرکاری نوکری ہے یا ایمپلائمنٹ ہے، وہ دینے کی ایک پالیسی ہے لینے کی نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: اگر آپ ان سے مل بھی لیں تو یہ میرے خیال میں مناسب رہے گا۔

وزیر قانون: ان شاء اللہ ہم اس کو کمیٹی میں لے آئیں گے، جی ہاں، سر! میں اس ڈیبیٹ کو وائنڈ اپ کرنا چاہوں گا، ٹائم بھی نہیں ہے اور مغرب کا وقت بھی ہے۔ سر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں جتنے بھی آنریبل ممبرز نے اس ڈیبیٹ میں حصہ لیا اور بڑا ہی Important topic جو قبائلی اضلاع میں جو تباہ شدہ انفراسٹرکچر ہے، اس کے حوالے سے تھا، سر! ایک بات اس ڈیبیٹ سے کلیئر ہو گئی ہے، دو دن یا تین دن یہ ڈیبیٹ چلی ہے، ایک بات کلیئر ہو گئی ہے کہ ہم حق پہ تھے، جن لوگوں نے اس Merger کو سپورٹ کیا اور کس طرح ثابت ہوئی ہے، یہاں پر اگر لیڈر آف اپوزیشن نے بھی بات کی ہے یا اپوزیشن ممبران نے یا ٹریژری، سب نے یہی کہا ہے کہ جو سابق فاٹا تھا تو اس میں حالات کچھ ٹھیک نہیں ہیں، وہاں پر کوئی سہولیات نہیں ہیں، لوگوں کے پاس کوئی Facilities نہیں ہیں، سارا تباہ حال ہو چکا ہے، سارا انظام وہاں پر ٹھیک نہیں ہے تو ایک بات سچی ثابت ہو گئی سارے ممبران کی تقریروں سے کہ کم از کم جو پرانا سسٹم چل رہا

تھا وہ ٹھیک نہیں تھا، تو میرے خیال میں یہ تو ثابت ہو گیا ہے کہ اگر ہم نے Merger کیلئے ووٹ دیا تھا اس اسمبلی میں، یا جب قومی اسمبلی اور سینیٹ نے جب ووٹ دیا تھا تو اسمبلی میں ہم نے، میں نے بھی اس میں ووٹ استعمال کیا تھا پچھلے Tenure میں، تو آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ جن پارٹیوں نے اس Merger کو سپورٹ کیا تھا، آج سارے لوگ اس چیز پہ متفق ہیں کہ جو سسٹم چل رہا تھا وہ ٹھیک سسٹم نہیں تھا اور ابھی جو سسٹم نافذ ہوا ہے ان شاء اللہ اس کو آگے ٹھیک کرنا ہے۔ سر! دوسری بات کہ ہم کیوں اس طرح کی دل برداشتہ باتیں کرتے ہیں کہ سارا خراب ہے، ٹھیک نہیں ہو گا، ہم کیوں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں؟ سر! ہمیں آئے ہوئے، ہمارا آٹھواں مہینہ ہے جب ہم نے حکومت کو سنبھالی ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ بہت کم سپیڈ سے جا رہے ہیں، آپ نے ابھی تک قبائلی اضلاع میں کچھ کیا نہیں، میں آپ کو موٹی موٹی باتیں بتاتا ہوں جو اس حکومت نے فیڈرل لیول پر اور پراونشل لیول پر جو کام ابھی تک کر لئے ہیں سر! مثلاً وہاں پر عدلیہ جو ہے اس کا نظام وہاں چلا گیا ہے ان قبائلی اضلاع میں، خوشدل خان صاحب بیٹھے ہیں، اس سے پہلے ایک پولیٹیکل ایجنٹ ہوا کرتا تھا جو کہ کھڑے کھڑے کسی شخص کو پچیس سال کی سزا بھی سنا دیتا تھا، کوئی پوچھنے والا نہیں تھا، ہائی کورٹ کی Jurisdiction وہاں پر Extend ہوئی، ابھی ان آٹھ مہینوں میں ہم نے یہ کر دیا کہ جو عدلیہ کا نظام ہے وہ ضلعوں تک چلا گیا ہے، عدلیہ کے ججز جو ہیں وہ نوٹیفائی ہو گئے ہیں، انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور تقریباً دو ہفتے ہو گئے ہیں کہ ابھی جو قبائلی اضلاع کے جو لوگ ہیں ان کے پاس کوئی فورم موجود ہے، اگر ان کے حقوق کوئی چھین رہا ہے یا ان کے حقوق پر کوئی ڈاکا ڈال رہا ہے یا نہیں مان رہا ہے تو ان کے پاس ایک فورم ضلع کے اندر موجود ہے کہ وہ عدالت میں جا سکتے ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔ سر! اس میں ایک پوائنٹ ابھی رہ گیا ہے جو اپوزیشن ممبران نے اٹھایا کہ جج صاحبان جو ہیں وہ کیوں ادھر بیٹھے ہوئے ہیں؟ میرے خیال میں بہادر خان صاحب نے اور خوشدل خان صاحب نے یہ ایشو اٹھایا تھا کہ جج صاحبان کیوں ان اضلاع سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں خیبر کیلئے سیشن جج جو ہے وہ پشاور میں بیٹھا ہے، کیوں مہمند کا جو سیشن جج ہے یا سول ججز چارسدہ میں بیٹھے ہوئے ہیں، شبقدر میں یا چارسدہ میں؟ اس پہ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی بھی یہی پالیسی ہے اور یہی خواہش بھی ہے کہ عدلیہ جو ہے، وہاں کیونکہ اگر ہم جا رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب جا رہے ہیں، پرائم منسٹر صاحب جا رہے ہیں، سارے سرکاری افسران جا رہے ہیں تو عدلیہ بھی وہاں پر، کیونکہ اس سے ہوتا یہ ہے کہ جس طرح خیبر کا پولیٹیکل ایجنٹ یہاں کینٹ میں بیٹھتا تھا اور انگریزوں کے

ٹائم سے لیکر ابھی تک جو ہے اس کا دفتر یہاں پر کینٹ میں ہوتا ہے تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ پھر یہ چیزیں رہ جاتی ہیں، تو سر! میں ہاؤس کی انفارمیشن کیلئے کہ کابینہ نے چیف سیکرٹری صاحب کو ٹاسک دے دیا ہے کہ وہ آنریبل چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے بات کریں، ان کو Engage کریں کیونکہ عدلیہ آزاد ہے، ان سے ہم نے ریکویسٹ ہی کرنی ہوتی ہے کہ عدلیہ جائے، جج صاحبان جائیں اور وہ اضلاع میں بیٹھیں، نہ کہ وہ اضلاع سے باہر بیٹھیں تو ان شاء اللہ میری امید یہ ہے کہ پانچ چھ مہینوں کے اندر اندر یہ جج صاحبان وہاں پہ چلے جائیں گے اور حکومت تیار ہے، حکومت ان کو جگہ دینے کیلئے تیار ہے، بلڈنگز وہاں پر Already موجود ہیں، عمارات موجود ہیں، ایک Decent اور ایک ڈیکورم کے ساتھ ہم ان کو عدالتیں وہاں پر مہیا کر سکتے ہیں۔ سر! تیسری بات، پولیس کیلئے ہم نے پچیس تھانے جو ہیں ان کا نوٹیفکیشن کر لیا ہے، ہم نے خاصہ دار اور لیویز کے جو دو آرڈیننس ہیں وہ ہم نے نافذ کر دیئے ہیں، اس سے فائدہ کیا ہوا ہے؟ خاصہ دار اور لیویز کے جو خدشات تھے اور میں فلور آف دی ہاؤس سے ان سے بھی مخاطب ہوں کہ آپ کے جو خدشات تھے کہ ہمیں نوکری سے نکالا جائے گا وہ خدشات دور ہو گئے ہیں، دو قوانین خاصہ دار اور لیویز آرڈیننس وہ نافذ ہو چکے ہیں، اس سے فائدہ یہ ہوا ہے کہ خاصہ دار اور لیویز کو کوئی بھی، قانون کے مطابق ابھی وہ Secure ہو چکے ہیں، کوئی بھی ان کو نوکری سے نکال نہیں سکتا ہے اور ان کے جو رائٹس ہیں وہ Safeguard ہو گئے ہیں۔ دوسری بات، سر! اس میں پولیس افسران کو کمانڈ دی گئی ہے، ان خاصہ دار اور لیویز کا ڈی پی او کمانڈنٹ ہو گا، جو ڈی آئی جی ہو گا ریجن کا وہ ڈپٹی ڈائریکٹر ہو گا ان خاصہ دار اور لیویز فورس کا اور جو آئی جی صاحب ہیں وہ Overall in command ہوں گے ان خاصہ دار اور لیویز کے، تو پولیس کے سسٹم کے اندر ہم ان کو Transaction میں لے آئے ہیں، ابھی ان کی اگر تھوڑی بہت ٹریننگ رہتی ہے یا ان کا جو سٹرکچر ہے اس کو ٹھیک کرنا ہے تو ان شاء اللہ وہ بھی Commitment ہے، اس قانون میں شق موجود ہے کہ جب یہ چیزیں پوری ہو جائیں گی تو یہ لیویز اور خاصہ دار باقاعدہ طور پر پولیس میں ضم ہو جائیں گے، تو یہ ان کیلئے بڑی کامیابی ہے، ہماری حکومت کیلئے بھی بڑی کامیابی ہے اور صوبے کیلئے بہت بڑی کامیابی ہے اور اس قانون کے تحت یہ بھی ہو گیا کہ فیڈرل حکومت کا ان سے کنٹرول چلا گیا ہے اور پراونشل حکومت کو ان کا کنٹرول مل گیا ہے، اور کیا ہوا ہے سر! اس میں ان شاء اللہ پولیس میں بھرتیاں ہونے جا رہی ہیں، ان قبائلی اضلاع سے ہی لوگ بھرتی کئے جائیں گے اور نئی ریکروٹمنٹ انہی قبائلی اضلاع سے ہو گی، یہ ہماری کامیابی ہے۔ سر! یہ میں بتا دوں کہ ان علاقوں میں انہوں نے بڑا

سخت وقت گزار لیا ہے، یہ Militancy اور Terrorism جو وہاں پر چل رہی تھیں، جو ملٹری آپریشنز ہوئے تو وہ لوگ یہ بھی کہتے ہوں گے کہ اب تو ہمارے لئے جیل بھی بنا رہے ہیں، ہمارے لئے عدالتیں بھی لا رہے ہیں، ہمارے اوپر پولیس بھی آ رہی ہے، آپ ہمارے لئے ریلیف دینے میں کیا کر رہے ہیں؟ یہ تو وہ Steps میں نے بتائے جو Administrative steps ہیں جو حکومت نے Administrative steps لئے ہیں لیکن جو غلط بیانیاں ان علاقوں سے کچھ ایسے Elements ہیں جو غلط بیانیاں دے رہے ہیں۔ سر! ان سے بھی میں مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ یہ جو پاک فوج ہے، یہ کسی دوسرے ملک کی فوج نہیں ہے، اگر انہوں نے پوری قوم کی سپورٹ کے ساتھ ان دہشتگردوں کا مقابلہ کیا ہے اور وہ کامیاب ہوئے ہیں تو وہ اس وجہ سے ہوئے ہیں کہ کوئی Occupying force نہیں تھی، اسی پاکستان کی فوج ہے، اسی پاکستان کے علاقے میں وہ گئی تھی، اسی پاکستان کے علاقے سے انہوں نے دہشتگردوں کا صفایا کیا، ہم سلام پیش کرتے ہیں افواج پاکستان کو اور فورسز کو اور پولیس کو، (تالیاں) یہ غلط بیانیاں ہیں، اگر کشمیر میں ہو رہا ہے تو وہاں تو قابض فوج ہے، اگر افغانستان میں کچھ ہو رہا ہے تو وہاں پر تو قابض ہے لیکن یہاں پر تو ہماری اپنی فوج ہے، ہم فخر کرتے ہیں اپنی Law enforcement agencies پر، سر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں؟ میں یہ نہیں کہوں گا کہ پانچ سالوں میں یہ ہوگا، چھ سالوں میں یہ ہوگا، دس میں یہ ہوگا، میں وہ باتیں آپ کو بتانے جا رہا ہوں جو کہ مہینوں کے اندر ہونے والی ہیں جس کو ہم کہتے ہیں Quick impact کی جو سکیمز ہیں، وہ میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں، اور پہلے میں صحت کے حوالے سے شروع کرتا ہوں کیونکہ انفراسٹرکچر کی بحالی ہے، اس سے پہلے میں ایک چیز اور کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، یہاں پر اپوزیشن ممبران نے بات کی کہ جو گھر تباہ ہوئے ہیں، جو دکانات مسمار ہوئی ہیں تو ان کے بارے میں Compensation حکومت نہیں دے رہی، یا تو میرے آنریبل ممبرز کو پتہ نہیں تھا، ان کے پاس انفارمیشن نہیں تھیں یا پتہ نہیں انہوں نے کیوں کہا؟ میں ان سے یہ کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، جو پہلے نارتھ وزیرستان ایجنسی تھی اور ابھی نارتھ وزیرستان ڈسٹرکٹ ہے، وہ ادھر Last week گئے تھے، ہفتے کے دن، اتوار کے دن وہ گئے تھے، آپ کو خوشی ہوگی کہ وہاں پر جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے تھے، جن لوگوں کی دکانیں مسمار ہوئی تھیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو چیک دینا شروع کر دیئے ہیں، وہاں پر افتتاح بھی ہو گیا ہے، ان کو چیک بھی مل گئے ہیں اور یہ بھی ہے کہ ان شاء اللہ تمام ڈپٹی کمشنرز کو یہ آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں، یہ تو وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک افتتاح کر دیا ہے،

اس کے بعد سب ڈپٹی کمشنرز کو یہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جہاں جہاں مکانات اور گھر مسمار ہوئے ہیں ان کو آپ چیکس دے دیں، ان کیلئے رقوم جو ہیں ان کی منتقلی ہو رہی ہے۔ سر! صحت کارڈ کے اوپر میں آرہا ہوں، صحت کی طرف میں آتا ہوں (مداخلت) حاجی صاحب! ته کبنینه، زه خبره کومه بیا درته وایمه، کبنینه۔ سر! میں Quick impact سکیم کی طرف آتا ہوں کہ کچھ ہی مہینوں میں ہیلتھ میں کیا کیا ہونے جارہا ہے؟ صحت انصاف کارڈ، یہ وزیراعظم پاکستان نے انقلابی اعلان کیا کہ ہم قبائلی علاقے کے ہر فرد کو، سر، اذان کے بعد میں کمپلیٹ کرلوں گا، پھر نماز کیلئے چلے جائیں گے۔

(مغرب کی اذان)

Mr. Chairman: Minister Law! Kindly conclude well in time.

وزیر قانون: سر! چونکہ مغرب کا ٹائم ہے، میں پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ سر! ہیلتھ میں میں جلدی جلدی سے بتا دیتا ہوں جو کہ ابھی تک ہو چکا ہے یا جو ہونے والا ہے۔ صحت انصاف کارڈ، میں نے جس طرح پہلے کہا کہ وزیراعظم صاحب نے اس کا افتتاح کر دیا ہے، صحت انصاف کارڈ تقسیم ہو رہے ہیں اور یہ زبردست انشورنس سسٹم ہے، لوگوں کو علاج کروانے کیلئے سات لاکھ روپے Per family جو ہے یہ ان کو ملیں گے اور اس سے بہت بڑی تبدیلی وہاں پر آئے گی کہ لوگوں کو ہر سرکاری ہسپتال میں، ہر پرائیویٹ ہسپتال میں ان کیلئے یہ سہولت موجود ہوگی۔ سر! ٹیلی میڈیسن کا ایک ہم نے پروگرام شروع کیا ہے جو دور دراز کے علاقے ہیں وہاں پر ٹیلی میڈیسن، یعنی ڈاکٹرز ان کو Telephonically دوائیاں تجویز کریں گے اور ہیلتھ سے جو Related مشورہ ہوگا وہ دیں گے سر! تیسرا، جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ہیں تو ان میں جتنی Missing facilities ہیں اس کے اوپر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ایک Revolutionary انداز میں، بہت ایمرجنسی انداز میں کام شروع کر دیا ہے، ان شاء اللہ ان ہسپتالوں میں ساری Facilities complete ہوں گی۔ یہ جو ہیلتھ کا آئی ایم یو سسٹم ہے، مانیٹرنگ سسٹم، اس کو ہم نے سابق فاٹا میں Extend کر دیا ہے، جو پہلے فاٹا ہوا کرتا تھا، جو ابھی قبائلی اضلاع ہیں ان میں ہم نے اس کو Extend کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جو Initial emergency medicines، جو Initial اڑتالیس گھنٹوں میں وہاں پر پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے وہ سکیم بھی ہم نے قبائلی اضلاع تک بڑھا دی ہے، سر! تعلیم میں چھ

مہینوں کے اندر، میں آپ کو سالوں کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں چھ مہینوں کی بات کر رہا ہوں، چھ مہینوں کے اندر اندر اکیس ہائر سیکنڈری سکولز جو ہیں انکی Improvement ہو گی، اس کو ایک سٹینڈرڈ کے طور پر لایا جائے گا اور چھ مہینوں کے اندر جتنے بھی پرائمری سکولز ہیں ان علاقوں میں، چھ مہینوں کے اندر اندر انکی Rehabilitation کی جائے گی۔ سر! جو آئی ایم یو کی ایکسٹنشن ہے ان قبائلی اضلاع تک، جو تعلیم کی آئی ایم یو ہے، جو چیک کرتی ہے کہ لوگ حاضر ہیں، جو اساتذہ ہیں وہ حاضر ہیں، جو اس کو مانیٹر کرتی ہے، اس سسٹم کو ہم نے قبائلی اضلاع تک Extend کر دیا ہے، سکالرشپ پروگرام Introduce کر رہے ہیں، جو ٹاپ پوزیشن ہولڈرز ہوں گے ان بچوں کی Improvement کیلئے اور انکی حوصلہ افزائی کیلئے ہم یہ Introduce کر رہے ہیں، پچیس جو گراؤنڈز ہیں ان کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، جہاں پر نہیں ہیں سب تحصیلوں میں وہاں پر ہم گراؤنڈز ان کیلئے نئے بنا رہے ہیں تاکہ نوجوانوں کیلئے Facilities ہوں، پچھلے مہینوں جو ہمارے سپورٹس ایونٹس ہوئے ہیں، قبائلی اضلاع میں ہو گئے ہیں، اگلے مہینے مزید سپورٹس ایونٹس ہونے جا رہے ہیں، سر! بہت ضروری ہے یہ سن لیں، مائیکرو فنانس سکیم، بینک آف خیبر اور اس میں اخوت کو بھی ہم Involve کر رہے ہیں، بینک آف خیبر کے ذریعے مائیکرو فنانس سکیم یعنی آسان شرائط پر قرضے جو ہیں ان علاقے کے لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں تاکہ Entrepreneurship، یہ زبردست لوگ ہیں، یہ کاروبار میں زبردست لوگ ہیں، ان کو قرضہ اگر حکومت Provide کرے گی تو ان شاء اللہ یہاں پر Economic activities generate ہوں گی، جو سکل ٹریننگ ہے اس پر بھی کام ہو رہا ہے، ہم سولرائزیشن آف، جو مساجد ہیں، تین سو مساجد جو ہیں ہم قبائلی اضلاع میں ان کو سولرائزیشن کی طرف لے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ جو ہسپتال ہیں جو کہ Public places ہیں ان کو بھی سولرائز کر رہے ہیں سر! میں آخری دو باتیں کرنے جا رہا ہوں، پھر وائنڈ اپ کرتا ہوں، این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں بات ہوئی، یہاں پر ممبرز نے اس بات کو اٹھایا، Three percent جو ہے سارے صوبوں نے اور مرکز نے اپنے حصے سے دینے ہیں، مرکز نے Commit کر دیا ہے، ہمارا تو اپنا صوبہ ہے ہم Obviously commit کر رہے ہیں، پنجاب بھی Commit کر چکا ہے، ابھی سندھ اور بلوچستان باقی رہتا ہے اور یہ نہیں ہے کہ ہم کیوں مایوسی کی بات کرتے ہیں، کل شوکت صاحب نے بات کی توسب، آپ کیوں پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہو سکتا؟ کیوں نہیں ہو سکتا، اس پر میٹنگز شروع ہیں، اس پر کوئی فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے، ہم ان شاء اللہ آپ کو کر کے دکھائیں گے، یہ تین پرسنٹ جو ہے یہ ہم

لائیں گے ان قبائلی اضلاع کیلئے آپ دیکھیں گے ان شاء اللہ، اور آپ کی بھی سپورٹ ہمیں چاہیئے، تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے، نماز کا ٹائم بھی ہے اور پتہ نہیں ثناء اللہ صاحب خود بات کریں تو پھر نماز کا خیال بھی نہیں ہوتا لیکن ابھی کہہ رہے ہیں کہ نماز کا ٹائم ہے، چلیں ٹھیک ہے نماز کا ٹائم ہے، ہم سب نے نماز بھی پڑھنی ہے لیکن میں آخر میں یہ بات کہہ دوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ اس پر سیاست نہیں کرنی چاہیئے، پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے، اگر آپ دیکھ لیں تو یہاں پر جس انفراسٹرکچر پر ہم کام کر رہے ہیں، یہاں پر جو ہم کام کر رہے ہیں یہ Administratively زبردست کام ہو رہے ہیں، یونیورسٹیز بن رہی ہیں، وزیراعظم صاحب نے باجوڑ میں جو اعلانات کئے ہیں، رزمک میں اس دن اعلانات کئے ہیں، یونیورسٹی بن رہی ہے، میڈیکل کالجز بن رہے ہیں اس پر سیاست نہیں ہونی چاہیے، ان قبائلی اضلاع کا جو فیوچر ہے، ان قبائلی اضلاع کی جو ترقی ہے وہ اس پورے ملک کی ترقی ہے، ہمارے صوبے کی ترقی ہے، اس پورے ریجن کی ترقی ہے اور ان شاء اللہ آپ سے بھی میں کہتا ہوں آپ اپنا بھی فیڈ بیک دیں، اپوزیشن والے بھی فیڈ بیک دے، حکومت اپنا کام کر رہی ہے اور ان شاء اللہ، ان شاء اللہ ان قبائلی اضلاع کے لوگوں کو میں Commit کرتا ہوں، یقین دلاتا ہوں کہ آپ صوبہ خیبر پختونخوا کے ساتھ جو آپ کا Merger ہوا ہے، یہ آپ کی آنے والی نسلوں کیلئے، ہماری آنے والے نسلوں کیلئے یہ ترقی، امن اور خوشحالی کا ان شاء اللہ ایک نیا باب کھل گیا ہے اور ان شاء اللہ ہم کر کے دکھائیں گے، بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب رنگیز خان۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ بات کر چکے ہیں، Comprehensive answer آچکا ہے، ان کو بات کرنے دیں، مائیک آن کر دیں۔

<u>جناب رنگیز احمد</u>: شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ۔۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اچھا! کورم ٹوٹ گیا ہے رنگریز خان تو کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے، اب چونکہ رولز کے مطابق یہ پوائنٹ آؤٹ نہ ہوتا تو ہم اسے Continue رکھتے، The sitting is adjourned till 01:30 pm 26th of March.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 26 مارچ 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)